ماهنامہ

خالد

ربوہ

ظہور ۱۳۴۸ ہش - اگست ۱۹۶۹ء

ملک محمد اعظم ناظم اطفال الاحمدیہ ربوہ

گذشتہ دنوں ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان ریل گاڑی کا انجن پٹڑی سے اتر جانے کی وجہ سے بہت سی گاڑیوں کو مجبوراً ربوہ کے اسٹیشن پر رکنا پڑا - دوپہر کی شدید گرمی میں ربوہ کے ان خدام اور اطفال نے خدمت خلق کا قابل تقلید نمونہ پیش کرتے ہوئے مسافروں کو ٹھنڈا پانی اور کھانا مہیا کیا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِستَبِقُوا الخَیرَات

"قوموں کی اِصلاح نوجوانوں کی اِصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعود)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ ربوہ

خالد

جلد ۱۵
شمارہ ۸

جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ ٭ ظہور ۱۳۴۸ھش
اگست ۱۹۶۹ء

مدیر اعلیٰ:- محمد اسلم شاد منگلا
مدیران:- حیدر علی ظفر - منور احمد انیس
نائبین:- منصور احمد خان - عبدالکریم خالد
قیمت سالانہ:- چھ روپے ٭ قیمت فی پرچہ ۶۰ پیسے

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

ترتیب

صفحہ

اداریہ - خلائی تسخیر انسان کی عظیم فتح ۳

قال اللہ ۴

قال الرسولؐ ۵

ملفوظات ۶

خدام کو سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی ایک نصیحت - ۸

سولھویں سالانہ تربیتی کلاس سے خطاب
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - ۹

گندے برتن - پاکیزہ کھانے :-
محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ۱۵

تسخیر قمر اور قرآن کریم :-
محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ۱۷

نظم :-
ربوہ - سید ادریس احمد صاحب عاجز عظیم آبادی - ۲۴

تسخیر قمر -
چرخا کاتتے بڑھیا -
منور احمد انیس ۲۵

مارلیشس :-
نہایت ہی مخلص نوجوانوں کی مجلس - ۴۲

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی
سولھویں سالانہ تربیتی کلاس :- ۴۴

لؤلوئے عمّاں
لعلِ بدخشاں - ۴۹

اداریہ

خلائی تسخیر انسان کی عظیم فتح

خلاء کی تسخیر انسان کی ترقی کے سفر میں ایک بلند قدم ہے۔ اور اس بات کا درخشندہ ثبوت کہ اس مشتِ خاک کو بلند پروازی کی کتنی عظیم الشان توفیق عطا کی گئی ہیں۔ جنہیں بروئے کار لاتے ہوئے آج وہ افلاک کی بلندیوں سے باتیں کر رہا ہے۔ انسان کی یہ کامیابی لاریب اس عظیم الشان اور ذوالجلال ہستی کے وجود کا ایک بیّن ثبوت ہے جس نے اسے اشرف المخلوقات بنایا۔ اور زمین و آسمان کو اس کی خاطر مسخر کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔ کاش وہ سوچے اور غور کرے اور اس کائنات کے ذرّے ذرّے میں اس زندہ ہستی کا ثبوت پائے اور اس پر کامل یقین اور ایمان رکھے اور اسے واحد لاشریک جانتے ہوئے اس سے تعلق اور پیار کا رشتہ استوار کرے جیسا کہ میر دردؔ نے کہا ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ✽ ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

کاش آج کا انسان خلائی تسخیر کو ہی اپنی منزل بنانے اور افلاک کی بلندیوں میں امن اور آشتی کی راہیں تلاش کرنے کی بجائے ان بلندیوں اور رفعتوں کا پتہ بھی لگائے جہاں اسے دائمی امن و سکون کی لازوال دولت میسر آ سکتی ہے۔ اور دنیا و مافیہا کی تمام نعماء ان نعمتوں کے آگے بے حقیقت ہو کر رہ جاتی ہیں۔

پس یقیناً انسان خدا کی نگاہ میں معزز ہے اور اسے بڑی عظمت دی گئی ہے لیکن وہ اپنی سستی اور غفلت کے نتیجے میں اسفل السافلین تک بھی تو جا پہنچتا ہے خدا کرے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھ لیں اور اس عظیم اور زندہ ہستی سے تعلق مضبوط کر لیں آمین۔

انسان کے احساس عظمت و رفعت کے ان تاریخی لمحات میں ذہن اس طرف بھی لوٹ جاتا ہے کہ کیا یہی لمحات انسان کے لئے انتہائی عجز اور انکسار کا سامان بھی بہم نہیں پہنچاتے۔

چاند پر چند لمحات موت و حیات کے مابین لٹکے ہوئے گذار لینے کو اگر انسان تسخیر کا نام دینے کا مجاز ہے تو اس عظیم کارخانۂ قدرت اور اس کے ان گنت باریک در باریک قوانین کے خدمتِ انسان پر مامور مسخر ہونے کے لئے کونسا نام شایانِ شان ہوگا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ ان گنت قوانین قدرت میں سے اگر صرف ایک بھی انسان کی خدمت سے باغی ہو جائے تو عجب نہیں کہ یہ اشرف المخلوقات ایک اسفل السافلین ناکارہ اور بے قدرت مخلوق میں تبدیل ہو جائے۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ

معارف القرآن

آیت کریمہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کی ایک لطیف تفسیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:۔

"ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچھ ان میں ہے وہ تحمید اور تقدیس میں مشغول ہے پہاڑ اسکے ذکر میں مشغول ہیں۔ دریا اس کے ذکر میں مشغول ہیں۔ درخت اس کے ذکر میں مشغول ہیں۔ اور بہت سے راستباز اس کے ذکر میں مشغول ہیں اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اس کے ذکر میں مشغول نہیں اور خدا کے آگے فروتنی نہیں کرتا اس سے طرح طرح کے شکنجوں اور عذابوں سے قضا و قدر الٰہی فروتنی کرا رہی ہے اور جو کچھ فرشتوں کے بارے میں خدا کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ اطاعت کر رہے ہیں۔ یہی تعریف زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہر ایک چیز اس کی اطاعت کر رہی ہے ایک پتہ بھی بجز اس کے امر کے گر نہیں سکتا۔ اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ کی تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اس کی فرمانبرداری میں مستغرق ہے۔ پہاڑوں اور زمین کا ذرہ ذرہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جزو اُنکا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہیں۔ اور اسکی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ یعنی جیسے آسمان پر ہر ایک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے پس کیا زمین پر خدا کی تحمید و تقدیس نہیں ہوتی۔ ایسا کلمہ ایک کامل عارف کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔ بلکہ زمین کی چیزوں میں سے کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا و قدر کے احکام کے تابع ہے اور کوئی دونوں کی اطاعت میں کمربستہ ہے۔ کیا بادل، کیا ہوا، کیا آگ، کیا زمین ربّنا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۳ تا ۶۵)

قَالَ الرَّسُوْلُ

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سات تباہ کرنے والی چیزیں
(قتل ناحق - سود خوری - بہتان تراشی وغیرہ)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ الرِّبٰا وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اے مسلمانو! تمہیں سات تباہ کرنیوالی باتوں سے ہمیشہ بچکر رہنا چاہیئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سات باتیں کونسی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (۱) کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (۲) نظر فریب باتوں کے پیچھے لگنا (۳) کسی انسان کو ناحق قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال غصب کرنا (۶) جنگ میں دشمن کے سامنے پیٹھ دکھانا اور (۷) بیگناہ مومن عورتوں پر بہتان باندھنا۔

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ بھی متکبّر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات سے بھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبّر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو الٰہی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبّر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے

خدام کو سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی ایک نصیحت

"تم اپنے رسالہ کی کوئی نہ کوئی حیثیت قائم کرو۔ یا تو اسے ایسا علمی رسالہ بنا دو کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے اس رسالہ کو نہ خریدا تو میں علم سے محروم رہونگا۔ اور یا پھر اس کو ایسی عالمگیر حیثیت دیدو کہ ہر خادم اسے اپنا رسالہ سمجھے کسی کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ اس رسالہ میں شائع کرا دے۔ کوئی جواب لکھنا چاہے تو وہ شائع کرا دے۔ کسی کو کوئی چٹکلہ اچھا معلوم ہو تو وہ شائع کرا دے یا کسی مخالف سے کوئی پُر لطف گفتگو ہوئی ہو تو وہ بھجوا دے اور اگر کچھ نہیں لکھ سکتا۔ تو وہ مثلاً یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی صاحب نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا۔ مگر مجھے اس کا جواب نہیں آیا اگر دوسروں کو اس کا جواب معلوم ہو تو لکھیں اور رسالے والے سوال وجواب کا کالم کھول دیں جس میں ایسے سوالات اور ان کے جوابات درج ہوں اگر تم ایسا کرو تو رسالہ کھولتے ہی ہر خادم کو یوں محسوس ہوگا کہ گویا ایک فیملی کے مختلف افراد آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ جس طرح رات کو گھر کے افراد اکٹھے بیٹھتے ہیں تو خاوند کہتا ہے مجھے یہ یہ مشکلات پیش آئی تھیں۔ بیوی بتاتی ہے کہ اسکے ساتھ یہ یہ واقعات گزرے۔ لڑکیاں بتاتی ہیں کہ آج ہماری سہیلیوں سے یہ یہ گفتگو ہوئی۔ اسی طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یوں معلوم ہو کہ ایک خاندان کے افراد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پچیس تیس سال کی عمر میں تم بافضل میں لکھنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں علمی شغف کم ہو گیا ہے اس نقص کے ازالہ کیلئے تمام خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ تا کہ جب سالانہ اجتماع ہو تو اس وقت ہر خادم کھڑا ہو کر بتا سکے کہ اس نے اس سال فلاں فلاں مضامین لکھے ہیں۔ اگر کسی کو اور کچھ نہیں آتا تو وہ اتنا ہی لکھ دے کہ مجھے سخت کھانسی ہے۔ اگر کسی کو کوئی اچھا سا نسخہ معلوم ہو تو اطلاع دے۔ بہر حال ہر خادم کا فرض ہوگا کہ وہ آئندہ اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور جب سالانہ اجتماع ہو تو ہر خادم نے وہ رسالے اٹھائے ہوئے ہوں۔ چاہے ان میں اس نے اتنا ہی لکھا ہو کہ میں مہاجر ہوں۔ میرا بھائی نہیں ملتا۔ اگر کسی کو اس کا پتہ ہو تو بتائیں۔ ... پس اگر تم نے خالد جاری کیا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ اور دوسرے ہر نوجوان کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ اور اگر کوئی خادم سال بھر میں کچھ بھی نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اُس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔"

ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے۔

سو تم کوشش کرو کہ کوئی حصّہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر۔ تا تم پر رحم ہو۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۶-۲۷)

ہمارا ستائیسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بشرط اجازت خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹؍ اخاء ۱۳۴۸ہش مطابق ۱۷-۱۸-۱۹؍ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں ہوگا۔

قائدین مجالس اجتماع کی تاریخوں سے تمام خدام و اطفال کو آگاہ کرتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کیلئے تیار کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولھویں سالانہ تربیتی کلاس

سے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

ربوہ - ۱۱ ؍ وفا ۱۳۴۸ ہش (۱۱ ؍ جولائی ۱۹۶۹ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سولہویں تربیتی کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلاس میں شامل ہونیوالے خدام اور جماعت کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ کی اس تقریر کا پورا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی سولہویں تربیتی کلاس کا آج اس وقت مَیں افتتاح کر رہا ہوں۔ گذشتہ سالوں میں خدام الاحمدیہ اپنی اس کلاس کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے رہے اس لئے میں نے اس دفعہ مجلس مرکزیہ سے یہ کہا تھا کہ اگر سو مجالس کے نمائندے کلاس میں شامل نہ ہوئے تو اس کا افتتاح مَیں نہیں کرونگا۔ مجلس مرکزیہ نے دعاؤں کے ساتھ کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ آج بڑی خاصی تعداد میں خدام اس کلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور خاصی زیادہ مجالس کے خدام اس میں شامل ہو رہے ہیں جو نقشہ اس وقت میرے سامنے رکھا گیا ہے اس کے مطابق ۱۳۴۵ ہش / ۱۹۶۶ء میں اس کلاس میں صرف ۴۱ مجالس نے حصہ لیا تھا۔ ۱۳۴۶ ہش / ۱۹۶۷ء میں صرف ۳۰ مجالس نے اس میں حصہ لیا تھا۔ اور ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء میں ۷۰ مجالس نے حصہ لیا تھا۔ اور امسال یعنی ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء میں ۱۳۲ مجالس اس کلاس میں شامل ہو رہی ہیں۔ یعنی پچھلے سال سے قریباً دگنی تعداد میں۔ یہی حال شامل ہونے والے خدام کی تعداد کا ہے ربوہ سے صرف پانچ خدام کو اس میں شمولیت کی اجازت دی گئی ہے۔ جو خدام باہر کی مجالس سے آئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ابھی یہ پتہ نہیں کہ مسجد میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں ان کی آواز کی بھنبھناہٹ کانوں کو بُری لگ رہی تھی۔ اور دل کو تکلیف دے رہی تھی۔ لیکن ایک پہلو خوشی کا بھی تھا کہ کثرت سے خدام اس کلاس میں شامل ہوئے ہیں۔ گو ابھی تربیت چاہتے ہیں۔

اور یہ ہمارا کام ہے کہ ان کی تربیت کریں۔ اور ہم امید رکھتے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تربیت حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

عزیز بچو! آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے لوگ خادم رکھا کرتے ہیں۔ اور جو بڑے امیر لوگ ہیں ان کے بہت سے خادم ہوتے ہیں اور وہ امیر ہر ایک خادم سے پوری خدمت لے رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً جو خادم اپنے آقا کو کھانا کھلانے پر مامور ہے اس سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ وہ وقت پر کھانا کھلائے گا۔ برتن پوری طرح صاف کرے گا۔ اس کی رکابی یا گلاس پر میل کا ذرا سا نشان بھی نہیں ہوگا۔ وغیرہ۔ غرض بہت سے کام زندگی سے تعلق رکھنے والے اس چھوٹے سے معاملہ کے متعلق اس کے سپرد ہوتے ہیں۔ مثلاً اس نے اپنے مالک کو کھانا کھلانا ہوتا ہے۔ مالک پوری تاکید کے ساتھ اسے ہدایتیں دیتا ہے اور اس سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ پوری توجہ، محنت اور پیار کے ساتھ کام کرے گا۔ پھر وہ تنخواہ بھی اسے دوسروں سے زیادہ دیتا ہے اس کے کپڑوں کا بھی وہ خیال رکھتا ہے اس کے بچوں کے کھانے اور پڑھائی کا بھی وہ خیال رکھتا ہے اسی طرح اس کے جو دوسرے خادم ہیں ان سے بھی وہ کام لیتا ہے لیکن ان لوگوں کی نسبت جو اس سے کم دولتمند ہیں اپنے خادموں سے زیادہ پیار کرتا اور ان کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔

اب دیکھو آپ لوگ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور مجھ پر کہ میں بھی اس کا ایک ادنیٰ خادم ہوں، بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جو دنیا دار شخص ہے وہ تو اپنے خادم سے ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی توقع رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی صفائی اور پاکیزگی اور طہارت کی امید رکھتا ہے۔ اور جو اللہ کا خادم ہو وہ اس کی ساری مخلوق کا خادم ہے۔ اور بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جو اس خدمت کی ہم پر ڈالی گئی ہیں مثلاً ہم صرف انسان کے خادم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خادم ہونے کی حیثیت سے ہم ان کے بھی خادم ہیں جو انسان نہیں۔ بلکہ جو جاندار بھی نہیں مثلاً ہمیں خدا نے کہا کہ اگر تم میرے خادم بننا چاہتے ہو تو تمہیں درختوں کے خادم بننا پڑے گا اور اس نے حکم دیا ہے کہ پھلدار درختوں کو کاٹنا نہیں ان کی ٹہنیوں کو توڑنا نہیں۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ پھر سب درختوں کے اندر نشو و نما بڑھنے۔ پھلنے اور پھولنے کی اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی جو طاقت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ اس طاقت کے نشو و نما میں ان کا ہاتھ بٹانا اور ان کی خدمت کرنا ہے۔ اسلام میں اس بات کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔

ایک دفعہ ایک جنگ کے موقعہ پر مسلمانوں کی جانیں بچانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گنتی کے چند درخت کاٹنے پڑے تھے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کو اتنی اہمیت دی کہ قرآن کریم میں یہ ذکر کیا کہ وہ درخت میرے حکم سے کاٹے گئے تھے۔ تا دنیا اور دنیوی نگاہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض نہ کریں۔ کہ خدا کے حکم کے بغیر اور خدا کی مرضی کے خلاف آپؐ نے ان درختوں کو کاٹ دیا۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ نے درختوں کا بھی جو غیر جاندار ہیں خادم بنا دیا ہے۔

پھر سڑکیں ہیں۔ آپ کو اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان سڑکوں کا بھی خادم بنایا ہے اور کہا ہے اگر تم میرے خادم بننا چاہتے ہو۔ تو تمہیں سڑکوں کی خدمت بھی کرنی پڑے گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ راستوں پر سے گندگی اور تکلیف پہنچانے والی چیزوں کو پرے ہٹا دینا بھی ایمان کا ایک جزو ہے۔ اور جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے حکم سے اور اسی کے منشاء کے مطابق اور اس کو خوش کرنے کے لئے سڑک کی خدمت میں لگ گیا۔

اب آپ اپنے ماحول میں دیکھیں کہ کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو جانتے سمجھتے اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور اس گندے ماحول میں ہمارے بہت سے احمدی خدام بھی ایسے ہوں گے جن کو یہ خیال نہیں آتا ہو گا کہ سڑک پر کوئی تکلیف دہ چیز نہ پھینکیں۔ اوّل تو سڑک پر کھانا پسندیدہ نہیں لیکن اگر کہیں ضرورت پڑ جائے (بعض دفعہ مسافروں کو سڑک کے کنارے پہ کھانے کی جائز ضرورت پڑ جاتی ہے) تو وہ تربوز کھائیں گے تو اس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ آم کھائیں گے تو اس کی گٹھلیاں وغیرہ وہیں سڑک پر پھینک دیں گے کیلا کھائیں گے تو اس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ اور بعض دفعہ آٹھ دس منٹ کے بعد کوئی بچہ دوڑتا ہوا وہاں سے گذرے اور کیلے کے چھلکے یا آم کی گٹھلی یا تربوز کے چھلکے پر سے پاؤں پھسلے اور گرے اور اس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے۔ تو ایسے شخص نے اس سڑک کی خدمت نہیں کی۔ نیز اس نے بنی نوع انسان میں سے کسی کو تکلیف پہنچانے کا امکان پیدا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ایسے لوگوں کو اپنے فضل سے بچا بھی لیتا ہے۔ لیکن اگر کسی ایک شخص کو بھی اس کی وجہ سے دکھ پہنچا تو اپنے رب سے وہ کیا کہے گا۔ کہ میں نے دعویٰ تو کیا تھا کہ میں تیرا خادم ہوں لیکن میں نے خدمت کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔ پھر جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ اس نے ہمیں ہر مخلوق کا خادم بنا دیا۔ لیکن چونکہ ہر چیز کو اس نے انسان کے لئے یعنی اس کے فائدہ کے لئے، اس کے آرام کے لئے اور اس کی قوتوں کے نشو و نما کے لئے پیدا کیا ہے تا کہ وہ اپنے رب کی رضا زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے

اس لئے سب سے بڑا خادم اس نے ہمیں انسان کا بنایا۔ جتنے احکام ہمیں قرآن کریم کی تعلیم میں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشادات میں نظر آتے ہیں ان سب کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ بنی نوع انسان کی خدمت سے ہے۔ اگر ہم ہر حکم کو لے کر غور کریں۔ تو بات ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے بڑا وقت چاہیئے۔ ہاں چند مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ اعلان بھی کیا کہ ساری زمین اور اس کی ساری اشیاء آسمان اور اس کے سارے ستارے اللہ تعالےٰ نے انسان کی خدمت کے لئے مسخر کئے ہیں۔ پھر اس نے اپنے خادموں اور اپنی طرف منسوب ہونے والوں کو بھی کہا کہ تم نے یہ خدمت کرنی ہے اور جو حکم اللہ تعالےٰ نے دیئے وہ ایسے نہیں تھے۔ جو ایک مسلمان میں اور ایک غیر مسلم میں (جہاں تک خدمت کا تعلق تھا) فرق کرنیوالے ہوں۔ مثلاً اس نے یہ کہا کسی پر بہتان نہیں تراشنا۔ اب اس نے یہ نہیں کہا کہ کسی مسلمان پر بہتان نہیں تراشنا۔ بلکہ اس نے کہا کہ کسی انسان کے خلاف بہتان نہیں تراشنا۔ پھر مثلاً اس نے کہا کہ ظلم نہیں کرنا۔ تو اس نے یہ نہیں کہا کہ اپنے بھائیوں پر ظلم نہیں کرنا۔ جیسا کہ بعض دوسرے مذاہب نے اگر سود کی ممانعت کی تو صرف یہ کہا کہ اپنے ہم مذہبوں سے سود نہیں لینا۔ غیروں کو بے شک لوٹو۔ اور ان کے اموال پر ناجائز قبضہ کرو۔ اور بغیر حق کے ان کے اموال کھاؤ بلکہ اسلام نے یہ کہا۔ کہ ظلم نہیں کرنا اور جب یہ کہا کہ ظلم نہیں کرنا تو ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس سے میرا مطلب صرف یہ نہیں کہ مسلمان پر ظلم نہیں کرنا بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ کسی انسان پر ظلم نہیں کرنا۔ اور جب اسلام نے سود کی ممانعت کی تو اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ مسلمان سے سود نہیں لینا۔ ہاں یہودی سے سود لینا جائز ہے یا ہندو سے سود لینا جائز ہے بلکہ یہ کہا کہ یہودی ہو یا عیسائی ہو یا ہندو ہو۔ یا دہریہ ہو جو اللہ تعالےٰ کو برا بھلا کہنے والا ہو تم نے ان میں سے کسی سے بھی سود نہیں لینا۔ تم نے کسی انسان سے سود نہیں لینا۔ پھر جب اس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھوکا تمہیں نظر آئے تو تم پر یہ ذمہ داری ہے کہ تم اسے کھانا کھلاؤ تو اس نے یہ نہیں کہا کہ کوئی مسلمان تمہیں بھوکا نظر آئے۔ تو تم اسے کھانا کھلاؤ۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ کوئی دہریہ بھوکا تمہیں نظر آجائے۔ کوئی یہودی بھوکا تمہیں نظر آجائے۔ کوئی عیسائی بھوکا تمہیں نظر آجائے[*] وقتی طور پر ایک امیر بھی بھوکا ہو سکتا ہے۔ مثلاً وہ ابن سبیل ہے۔ اور اس کی جیب کتری گئی ہے اور وہ وقتی طور غریب ہو گیا ہے کیونکہ وہ غیر جگہ پر ہے اور اس کی جیب میں پیسے نہیں، تمہیں کوئی غریب بھوکا نظر آجائے تو ہر دو کا پیٹ تم نے بھرنا ہے۔ ہر دو کا تم نے خیال رکھنا ہے ہر دو کو تم نے آرام پہنچانا ہے

[*] کوئی ہندو بھوکا تمہیں نظر آجائے کوئی آریہ بھوکا تمہیں نظر آجائے

پھر جب اس نے کہا کہ تم نے کسی کو بھی دُکھ نہیں
پہنچایا۔ تو اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ تم نے کسی مسلمان
کو دکھ نہیں پہنچایا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ کسی انسان
کو بھی دکھ نہیں پہنچایا۔ خواہ اس کا تعلق کسی مذہب سے
ہو یا وہ لامذہب، دہریہ یا بُت پرست ہو۔ خواہ
وہ انبیاء کو بُرا بھلا کہنے والا ہو۔ خواہ وہ
اپنی جہالت کی وجہ سے نبی کریمؐ جیسے محسن کے خلاف
نفرت کے جذبات رکھنے والا ہو۔ تم نے کسی کو
بھی دکھ نہیں پہنچایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔
کہ میں نے اس جنس (یعنی نوع انسان) کو اشرف
المخلوقات بنایا ہے۔ ہاں وہ اپنی بدقسمتی سے
اور اپنی جہالت کے نتیجہ میں اپنے اس شرف کو بعض
دفعہ کھو دیتے ہیں۔ اس کی سزائیں انہیں دوں گا۔
لیکن تمہاری نگاہ میں ایسے انسان کے لئے بھی جس نے
اپنی عزت کے جامہ کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا ہو۔
حقارت نفرت اور بے عزتی کے جذبات پیدا نہیں
ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے،
کہ اس نے ہمیں اپنا خادم (اگر ہم واقعی اس کی
نگاہ میں خادم بن جائیں تو اس سے بڑا احسان
اور کیا ہو سکتا ہے) بنا کر اپنی ہر مخلوق کی خدمت
پر لگا دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں ہم سے اس جزا
کا، ان انعامات کا وعدہ کیا کہ بڑے سے بڑا امیر
بلکہ دنیا کے سارے امراء اور دولت مند اکٹھے ہو کر
بھی اس جزا کا کروڑواں حصہ بلکہ اربواں حصہ
جزا یا بدلہ یا اجرت یا تنخواہ (جو نام بھی آپ رکھ لیں)
نہیں دے سکتے۔

غرض ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی فضل
کیا ہے کہ اس نے ہمیں اپنا خادم بنا لیا ہے
اگر ہم خدمت کے تقاضوں کو پورا کریں تو جو اجرت
یا جو انعام یا جو فضل یا محبت کا جو سلوک اللہ تعالیٰ
ہم سے کرے گا۔ وہ اتنا بڑا اجر۔ اتنا بڑا انعام
اتنی اچھی اور پیاری اور خوبصورت چیز ہے۔
کہ اگر ہم اس کو پالیں۔ تو اس دنیا کی اور اُس دنیا
کی ساری نعمتوں کو ہم نے پالیا۔ کیونکہ ساری
مخلوق مل کر بھی عزت کی اس نگاہ کا مقابلہ نہیں
کر سکتی۔ جو انسان اپنے رب کی نگاہ میں پاتا ہے
اور اس کی قدر اور قیمت کو وہ سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خدمت
کی ذمہ داریوں کو پوری طرح نباہیں۔ مختلف
پہلوؤں سے اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے
والی خدمات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم
میں کر دیا ہے۔ ہم اسلام کی تعلیم کو سننے اور
سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوتے
ہیں اسی نیت کے ساتھ کہ ہم اپنی زندگی میں اللہ
تعالیٰ کے احکام اور اس کی ہدایات کو پورا
کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ توفیق پانا بھی اللہ
تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے
اب میں دعا کراؤں گا۔ آپ بھی دعا کریں اور سب
احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے خادم ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں

جماعت احمدیہ پر ڈالی ہیں۔ وہ خود اپنے فضل سے توفیق دے کہ ہم ان کو ادا کر سکیں اور خلوص نیت سے ادا کر سکیں تاکہ جن نعمتوں کا جن رحمتوں کا۔ جن فضلوں کا جس پیار کا ہمیں اس کے بدلہ میں وعدہ دیا گیا ہے۔ ان نعمتوں کو۔ ان رحمتوں کو ان فضلوں کو اور اس پیار کو ہم پانے والے ہوں۔ (آمین)

(اس کے بعد حضور نے سب حاضرین سمیت ایک لمبی اور پُر سوز دعا کرائی)

خالد اور تشحیذ کے خریداران متوجہ ہوں

—(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)—

رسالہ خالد اور تشحیذ سے متعلق بعض شکایات ایسی موصول ہوئی ہیں۔ کہ بعض احباب نے رسالہ کا چندہ ادا کر دیا۔ لیکن رسالہ جاری نہیں ہوا۔ یا وقتاً فوقتاً بعض رسالے نہیں ملتے رہے۔ جب بھی ایسی شکایات موصول ہوتی ہیں، فوری طور پر چھان بین کے بعد جائز شکایات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ممکن ہے کہ ابھی تک بعض دوستوں کی شکایات کا ازالہ نہ ہوا ہو۔ اس لئے میں تمام ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ جن کو خالد یا تشحیذ کی ترسیل سے متعلق شکایت ہو۔ براہِ راست مجھے اپنی شکایات سے مطلع فرمائیں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جملہ شکایات کی چھان بین کروائی جائے گی۔ اور جلد از جلد ازالہ کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح اگر دفتر کی غلطی سے کسی خریدار کو کچھ رسالے نہیں ملے۔ تو انہیں ہرگز مالی نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔ اور ان کی خواہش کے مطابق یا تو گذشتہ نہ ملنے والے رسالے بھجوا دیئے جائیں گے۔ یا ان کا عرصہ خریداری اسی حد تک آگے بڑھا دیا جائے گا۔

گندے برتن ۔ پاکیزہ کھانے

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک کتاب میں ایک دفعہ میں نے پڑھا ۔ کہ گذشتہ جنگِ عظیم کے دوران برما کے محاذ پر جاپانی ایک بڑے ہسپتال پر قابض ہو گئے ۔ جس سے اور چیزوں کے علاوہ ان کے ہاتھ ایسے بہت سے برتن بھی آئے جو مریضوں کو بستر پر ہی اجابت وغیرہ کرانے کے کام آتے ہیں اور جنہیں بیڈ پین یعنی بستر پاٹ کہتے ہیں اپنی لاعلمی اور بد تہذیبی کی وجہ سے جاپانی سپاہی ان گندے برتنوں کو چاول کھانے کے لئے استعمال کرنے لگے ۔ بلکہ جس سپاہی کے پاس "وہ کھانے کا برتن" ہوتا تھا ۔ وہ اس پر فخر محسوس کرتا تھا ۔

مَیں نہیں جانتا کہ یہ واقعہ ہے یا اُن افسانوی "خبروں" کی قبیل میں سے ہے جو جنگ کے دوران ایک دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے دشمن ایک دوسرے کے خلاف اڑایا کرتے ہیں ۔ اگر یہ واقعہ بھی ہے تو بھی ان جاپانی سپاہیوں کے دفاع میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کا یہ فعل چونکہ محض لاعلمی کی بنا پر تھا ۔ اس لئے انہیں کسی تحقیر کا سزاوار نہیں بناتا ۔ مغربی تہذیب و تمدن کوئی ایسی فطری اقدار نہیں ہیں جن سے لاعلمی کسی انسان کو مرتبۂ انسانیت سے گرا دے اور ہم اسے جاہل کہنے لگیں ۔ لیکن میں نے سوچا کہ پاک کھانوں کے لئے ناپاک برتنوں کے اس معصومانہ استعمال پر نہ جانے کتنے انسان حقارت سے ہنسے ہوں گے ۔ لیکن کیا کبھی ان کا خیال اس طرف بھی منتقل ہوا ۔ کہ وہ خود بھی تو روزمرہ ایسا ہی کرتے ہیں ۔

لاکھوں نہیں کروڑوں ۔ کروڑہا کروڑ انسان جن کو دل و دماغ کے پاکیزہ برتن محض اس لئے عطا کئے گئے کہ خدا تعالےٰ کے ذکر سے انہیں معمور کریں اور اسی کی تحمید اور تسبیح کرتے ہوئے صبح و شام اس کی قدوسیت کے گیت گائیں ۔ کیا ان پاکیزہ برتنوں کو جانتے بوجھتے اور دیکھتے ہوئے ان جاہلوں نے ناپاک استعمال میں لا کر گندہ اور ناکارہ نہیں کر دیا ۔ اور کیا پھر الٰہی ناکارہ اور غلیظ اور متعفن برتنوں کو وہ ذکر الٰہی کی لطیف اور پاکیزہ روحانی غذا کے لئے استعمال نہیں کرتے ۔ گندے برتنوں میں پاکیزہ چیزیں ڈالنے کی کیا کوئی اس سے بھی زیادہ کریہہ المنظر اور متلا دینے والی مثال ہو سکتی ہے ۔ لیکن ہم سب ادنیٰ اور بے شعور جانوروں کی طرح ایسا ہی تو کرتے ہیں ۔

مَیں نے سوچا کہ مَیں خود کب اس سے مستثنیٰ ہوں اور معصوم انبیاء اور مصطفیوں کے سوا

کون ہے جو اس غلاظت اور جہالت سے پاک ہونے کا دعویٰ کرے۔ تب میرے دل سے ندامت اور خجالت میں ڈوبی ہوئی سسکتی ہوئی یہ آواز اٹھی کہ :۔ بھول جاؤ جاپانیوں کے اس فرضی یا غیر فرضی قصہ کو جو ایک ادنیٰ سی انسانی غلطی ہے۔ اور اے ہنسنے والو جو اس دل کو ناپاکیوں سے بھرے رکھنے کے عادی ہو۔ جسے طیّبات کی التحیات پیش کرنے کے لئے استعمال کرتے ہو ہنسو خود اپنے اعمال اور افکار اور اس وحشیانہ طرزِ زندگی پر جو تم تمدّن کا لباس پہنے ہوئے بسر کر رہے ہو۔ تم نے تو خود اپنے ہی ہاتھوں ہر اس پاکیزہ برتن کو گندہ کر دیا۔ جو تمہیں پاکیزہ کھانوں کے لئے عطا کیا گیا تھا۔

آنکھیں تھیں سو وہ گندی کیں۔ کان تھے سو وہ گندے کئے۔ مُنہ گندا کیا۔ زبان گندی۔ دل گندا۔ دماغ گندا و پراگندہ۔ پھر ہنستے ہو تو خود اب اپنے حال پر ہنسو۔ لیکن ٹھہرو کہ یہ تو ہنسی کا مقام نہیں۔ رونا یہاں بہت زیادہ مناسب حال ہے۔ شاید کہ یہ آنسو ان ناپاکیوں کو دھو ڈالیں اور شاید کہ ان برتنوں کی آلودگی آنسوؤں کے تیزاب سے کٹ کر زائل ہو جائے اور گندگی ہر کینچلی یہ اتار پھینکیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو اور اسی حالت میں ہمیں موت آجائے تو یہ عالم زبان حال سے ہمیں یہ کہے گا۔ اور بہت سچ کہے گا کہ :۔

آمدی پاک می روی ناپاک ؛ بر سرت خاک اے سرت بر خاک (اسمٰعیل)

آیا پاک تھا۔ ناپاک جا رہا ہے خاک پڑے تیرے سر پر اے سر بہ خاک

معذرت

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے کہ گذشتہ شماروں میں "مجالس کی دوڑ" کا کالم کھولا گیا تھا۔ لیکن ہم بعض مجبوریوں کی وجہ سے مجالس کی دوڑ نہیں کروا سکے۔ اگرچہ دوڑ تو خدا کے فضل سے جاری ہے۔ قارئین کرام کی خواہش ہے کہ اسے دوبارہ جاری کیا جائے۔ انشاء اللہ آئندہ دوڑ کروانے کا اہتمام کیا جائے گا۔ مجالس دوڑ کے لئے تیار رہیں۔

(ادارہ)

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

تسخیرِ قمر اور قرآنِ کریم

تسخیرِ قمر کا کارنامہ جو گذشتہ دنوں معرضِ
ظہور میں آیا ہے لاریب انسانی تاریخ کا ایک
عظیم موڑ اور اشرف المخلوقات انسان کی عظمت
کا درخشندہ ثبوت ہے۔ سائنسدان اس کے بعد
کائنات کے دیگر اجرام پر بھی کمندیں ڈال رہے ہیں۔
آیئے ہم دیکھیں کہ آیا اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب
"قرآن کریم" میں اس کی طرف کوئی اشارہ ملتا ہے
یا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الرحمٰن میں فرماتا ہے کہ

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ
مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

یعنی اے دو زبردست طاقتو! ہم تم دونوں
کے لئے فارغ ہو رہے ہیں پھر بتاؤ کہ تم دونوں
اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے
اے جنّ و انس کے گروہ! اگر تم طاقت رکھتے ہو۔
کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل کر
دکھا دو۔ تم خدائی سلطان اور غلبہ کے بغیر یعنی اس
سے آزاد ہو کر ہرگز نہیں نکل سکتے۔ سو بتاؤ کہ تم
دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار
کرو گے۔ تم پر آگ کا ایک شعلہ گرایا جائے گا۔
اور تانبا بھی۔ پس تم دونوں (دنیا میں) ہرگز غلبہ
حاصل نہیں کر سکو گے۔ اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے
رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ ثانی مصلح موعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر کے نوٹس میں ان آیات
پر جو روشنی ڈالی ہے اس سے راہنمائی حاصل
کرتے ہوئے ان آیات کی تشریح یہ ہے۔

ثقلٰن یعنی دو زبردست طاقتوں سے
مراد دنیا کے دو بلاک ہیں جن میں ایک کا لیڈر
روس ہے اور ایک کا امریکہ۔ جنّ امراء کے گروہ
کو کہہ سکتے ہیں یعنی Capitalist Powers

اور انس سے مراد عوام کا گروہ اور اس کی طاقت ہے جس کا لیڈر روس ہے۔

اس کے بالکل الٹ بھی معنے کئے جا سکتے ہیں کہ جن سے مراد بڑے بڑے آمروں۔ ڈکٹیٹروں کا گروہ ہے جن میں اشتراکیت کے ممالک اور ان کے ڈکٹیٹرز آجاتے ہیں۔ کیونکہ اشتراکیت کے نتیجہ میں ہمیشہ ڈکٹیٹر شپ یعنی آمریت ہی پیدا ہوتی ہے اور انس سے مراد عوام کے نمائندوں کے گروہ یا جمہوری طاقتیں ہیں۔

جس رنگ میں بھی تشریح کی جائے بات ایک ہی ہے یعنی دنیا کے دو بلاک مراد ہیں جن میں سے آجکل ایک کا لیڈر امریکہ اور دوسرے کا لیڈر روس ہے انہی دو گروہوں کو دوسری جگہ قرآن مجید میں یاجوج و ماجوج کہا گیا ہے۔ اور بائبل میں یاجوج کو میسک (ماسکو) اور توبال کے رہنے والے اور ماجوج کو جزائر کے رہنے والے بتایا گیا ہے

یاجوج ماجوج کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُوْنَ ۔

یعنی وہ دنیا کی ہر بلندی کو سر کریں گے پھر آپس میں ان کی مسابقت کی دوڑ ہو گی۔ ہر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ اس تسخیر قمر کے واقعہ میں بھی روس اور امریکہ کی باہم مسابقت کی دوڑ دیکھنے میں آئی ہے۔ علامہ ڈاکٹر اقبال بھی دونوں گروہوں کی اسی باہم مسابقت کی دوڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف یَنْسِلُوْن

پس ثقلان سے مراد آجکل کی مندرجہ بالا دو بڑی طاقتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انجام کار یہ دونوں گروہ آسمانی عذاب سے ہلاک ہوں گے کیونکہ وہ اپنے رب کی نعماء کی ناشکری و انکار کرنے والے قرار پائیں گے۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ اے دونوں بڑی طاقتو! اور اس کے سائنسدانو! اگر تم کائنات کی حدود کو پار کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا کر کے دکھاؤ۔ مگر یاد رکھو کہ ہر حالت میں خدائی حکم اور قانون کا غلبہ تمہارے اوپر قائم رہے گا۔

عربی لغت میں سلطان کے معنی ہیں۔ الحُجَّۃ۔ روشن دلیل اور حجت۔ التَسَلُّطُ وَقُدْرَۃ یعنی غلبہ اور طاقت المَلِكُ یعنی بادشاہ (المنجد) اس لفظ میں اصل معنیٰ غالب آنے کے ہیں۔ پس اس جگہ اس کے معنیٰ اللہ تعالیٰ کے غالب آنے والے ایسے حکم یا امر یا قانون کے ہیں۔ جس سے کوئی مفر نہ ہو اب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا تسلط اور غلبہ دو قسم کے قوانین کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ ایک امر طبعی جسے قانون نیچر یا قانون قضا و قدر یا قانون سائنس بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ قانون ظاہرا طور پر بھی مخلوق پر غلبہ اور تسلط رکھتا ہے اور

جبری ہے جو بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا یا
اس سے ٹکرائے گا وہ نقصان اُٹھائے گا یا
تباہ ہوگا۔ یہ قانون ہر مخلوق پر غالب ہے اور
جبر سے اپنی اطاعت کرواتا ہے۔

آیت کریمہ مندرجہ بالا میں اِلَّا بِسُلْطَان
کے الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اے سائنسدانو!
تم ایک غالب و مقتدر خالق اور ربّ کائنات
کے مقرر کردہ غالب قانون کی رعایت رکھتے
ہوئے اس کا علم حاصل کرکے اس کے باریک
سے باریک امور میں بھی کامل اطاعت کرتے ہوئے
اور اس کے ہر جگہ اپنے اوپر غلبہ و تسلّط کو تسلیم
کرتے ہوئے اور اس کی روشنی میں ہی اپنی تمام
تیاریوں کو مکمل کرتے ہوئے کائنات کے مختلف
حصوں میں نفوذ کر سکو گے۔ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا
کہ تم غالب خدا کے غالب قانون کو کسی وقت زائل
کرسکو۔ یا اس کو [illegible] کر سکو۔ اس کے
آگے بہرحال تمہیں سر اطاعت خم کرنا ہی پڑے گا
ہاں اس کی باریکیوں کو سمجھ کر ان سے فائدہ اٹھاتے
ہوئے تم آسمانی کرّوں تک پہنچ سکو گے۔

غور سے دیکھا جائے تو یہ امر جو آیت
مندرجہ بالا میں بیان ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی
ہستی اور اس کے غلبہ اور اقتدار کی ایک روشن
دلیل ہے۔ اگر کسی غالب اور مقتدر خدا نے یہ
زمین و آسمان پیدا نہیں کئے اور ان میں جبری اور
غالب آنے والے قوانین جاری نہیں کئے۔ یہ
سب کچھ جیسا کہ دہریہ کہتے ہیں اتفاقاً ہو گیا ہے اور
سائنس کے یہ سب قوانین۔ مادہ اور energy (
انرجی کے یہ تمام خواص محض اتفاقی حادثہ ہیں جن کے
پیچھے کوئی غالب اور مقتدر ہستی کام نہیں کر رہی تو
کیا وجہ ہے کہ انسان ان قوانین کو کسی وقت زائل
اور کالعدم نہ کرسکے۔ یا کائنات میں کوئی ایسی جگہ
یا کرّہ دریافت نہ کرسکے۔ جہاں یہ غالب آنیوالے
قوانین جاری و ساری نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب میں یہ تحدّی
کرتا ہے کہ دیکھو میری مقتدر ہستی پر اور اس امر پر
کہ یہ زمین و آسمان میں نے ہی بنائے ہیں۔ اور
ان کے درمیان غالب آنے والے قوانین کو میں
نے ہی جاری و ساری کیا ہے یہ ہے کہ کبھی ایسا
وقت نہیں آئے گا کہ انسان ان قوانین کو زائل
کرسکے۔ یا کوئی ایسا کرّہ دریافت کرسکے جہاں
یہ قوانین جاری نہ ہوں۔

اب دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحدّی کس
شان سے پوری ہو رہی ہے۔ سب ترقیات اس کے
قوانین کی باریکیاں دریافت کرنے ان کی اطاعت
کرنے اور ان کو مدّنظر رکھنے میں مضمر ہیں۔ اگر اللہ
تعالیٰ کے جاری کردہ قوانین کی ذرا بھی خلاف
ورزی کی جاتی تو اپالو۔۱۱ کے یہ تینوں خلاباز
کبھی چاند پر نہ پہنچ سکتے۔ چاند پر پہنچ کر اگر دونوں
خلاباز بھاری بھرکم خلائی لباس نہ پہنتے تو فوراً
ہلاکت سے دوچار ہو جاتے۔ پس سائنس کی

ہر تحقیق اللہ تعالیٰ کی اس تحدی کی تصدیق کر رہی ہے اور روزِ روشن کی طرح سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ایک غالب اور مقتدر ہستی نے یہ غالب اور مقتدر قوانینِ نیچر جاری کئے ہیں۔

اور جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ سُلطان کے ایک معنیٰ روشن دلیل کے بھی ہیں تو مراد یہ ہوئی کہ تسخیر کائنات جوں جوں ہوتی چلی جائیگی بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے اقتدار پر بیش از بیش روشن دلیل ملتی چلی جائیگی آگے خواہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں یہ ان کا کام ہوگا۔

سُلطٰن کے ایک معنیٰ عربی لغت میں بادشاہ کے بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو بھی جو روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ سلطان کہا جا سکتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کا خطاب ملا۔ پھر آپ کا الہام ہے یُحکم اللّٰہ الرَّحمٰن لخلیفۃ اللّٰہ السُّلطان۔ اس لحاظ سے معنی یہ ہوں گے کہ جِنّ و انس ایک مامور من اللہ کی انتشار روحانیت کے ذریعہ اور اس کی بدولت ہی دنیوی علوم میں اتنی ترقی کر سکیں گے کہ تسخیر کائنات کے سلسلہ میں کارروائیاں کر سکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "ضرورۃ الامام" میں فرمایا ہے کہ جب دنیا میں امام الزمان کا نزول ہوتا ہے۔ تو اس کی روحانیت کے انتشار سے ہر قسم کی استعدادیں ترقی کرتی ہیں۔ دنیوی علوم میں بھی جیران کن ترقی ہوتی ہے۔ دراصل یہ امام الزمان کی انتشارِ روحانیت کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے کہ جب آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ تو ہر قسم کی روئیدگی نکلتی اور نشو ونما پاتی ہے۔ پھر آسمانی پانی کی برکت سے زمینی سوتے بھی پھوٹ پڑتے ہیں۔ اور جوش دکھاتے ہیں۔ یہی سنّت اللہ روحانی پانی کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

اس صورت میں آیت کریمہ مندرجہ بالا کا مطلب یہ ہوگا کہ جِنّ و انس۔ کائنات کے مختلف حصص میں نفوذ اس وقت کر سکیں گے۔ جب ایک عظیم الشان روحانی بادشاہ (مامور من اللہ) دنیا میں نزول کرے گا۔ نکرہ تعظیم وتفخیم کے لئے بھی آتا ہے۔ اور سلطان کے معنی ایک عظیم الشان مامور من اللہ کے ہوں گے۔

اگر کسی کے دل میں یہ اعتراض پیدا ہو کہ آسمانی اجرام پر جانا قرآن کریم کی آیت فِیْھَا تَحْیَوْنَ وَ فِیْھَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْھَا تُخْرَجُوْنَ کے خلاف ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو بھی کسی آسمانی کرہ پر جاتا ہے وہ زمینی ماحول یعنی زمین کا ایک ٹکڑا ساتھ لے کر جاتا ہے ورنہ وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آخری زمانے کے متعلق یہ پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ

یعنی زمین میں پھیلاؤ اور وسعت پیدا ہو جائیگی اور دوسرے مقامات زمین کا حصہ بن جائیں گے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مندرجہ بالا فِیْھَا تَحْیَوْنَ والی آیت وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے حق میں اور حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔ اور حیات مسیح ناصری کا عقیدہ یہ ہے کہ زمینی نظام سے بالکل الگ روحانی رفعتوں میں سے چوتھے آسمان پر حضرت مسیح ناصری زندہ ہیں۔ اس عقیدہ کو بہرحال فِیْھَا تَحْیَوْنَ والی آیت رد کرتی ہے۔

آیئے اب تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم اور قانون جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ایک تو طبعی حکم ہے جو جبری ہے لیکن دوسری قسم امر الٰہی کی امر شرعی کہلاتی ہے یعنی خدا تعالیٰ اپنے انبیاء و رسل کے ذریعہ دنیا کو ایک حکم اور قانون دیتا ہے۔ یہ قانون ابتداءً طوعی اور اختیاری ہے یعنی انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو اس کا انکار کر دے۔ مگر انکار کے نتیجہ میں کچھ عرصہ بعد انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک سلطان ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا غالب آنے والا قانون اور حکم۔ لیکن ایک دائرہ اور وقت مقررہ کے اندر اس کی اطاعت یا انکار کے سلسلہ میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے مگر انکار لازماً عذاب الٰہی پر منتج ہوتا ہے اور منکرین کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ
الَّتِیْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا
فِی الْبِلَادِ ۔ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ
وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ
الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ
فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ
فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ
سَوْطَ عَذَابٍ ۔ اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ ۔ (پارہ ۳۰ سورۃ الفجر)

یعنی اے قرآن کے پڑھنے والے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے رب نے عاد قوم سے کیا معاملہ کیا تھا یعنی عادِ ارم جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے۔ وہ لوگ جن کی مانند کوئی قوم ان ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔ اور کیا تجھے وہ معاملہ بھی معلوم نہیں جو ثمود قوم سے کیا گیا۔ جو وادیوں میں چٹانوں کو تراش کر اپنے مکان بناتے تھے۔ اور کیا فرعون کے متعلق بھی تجھے معلوم نہیں۔ جو پہاڑوں کا مالک تھا۔ یہ سب وہ لوگ تھے جنہوں نے شہروں میں سخت فساد بپا کر رکھا تھا۔ اور فساد میں بڑھتے ہی چلتے تھے۔ جس پر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً اپنے حکم شرعی کا جان بوجھ کر

انکار کرنے والوں) کی گھات میں ہے۔

سورۃ الرحمٰن کی آیات کی طرف لوٹتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ آیات مذکورہ میں موجودہ سائنسدانوں کو یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے شک خدا تعالیٰ کے طبعی امر کے امتثال کے نتیجہ میں کائنات کی حدود کو پھلانگ لو۔ مگر اگر تم خدا کے حکم شرعی کے منکر رہو گے تو تو ایک وقت تک تو دنیا کے ابتلاء میں ڈالے جاؤ گے مگر بالآخر اللہ تعالیٰ کا غالب آنے والا سلطان یعنی حکم شرعی تم پر غالب آئیگا۔ اور تم عذاب الٰہی سے بھسم کر دیئے جاؤ گے چنانچہ اس کے بعد فرمایا کہ

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ
مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرَانِ۔

تم دونوں طاقتوں پر آگ کا شعلہ نازل کیا جائیگا۔ اور پگھلا ہوا تانبا بموں کی شکل میں تم پر گرے گا اور تم دنیا پر غالب آنے والے خواب کو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ کر سکو گے کیونکہ تم نے اپنے رب کی نعماء کی بھی ناشکری کی۔ فَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۔

سورۂ مائدہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمانی خوانِ نعماء مانگنے پر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم پر آسمانی خوان نازل کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر ساتھ ہی فرمایا تھا کہ

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ
فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا
لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ۔ (المائدہ ع ۱۵)

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مسیح ناصری۔ میں تم لوگوں پر یعنی تیری قوم پر آسمانی مائدہ نازل کرونگا اور رزق کے دروازے تم پر کھول دیئے جائینگے۔ مگر یاد رکھنا کہ اس کے بعد جو ناشکری کرے گا۔ تو عذاب بھی اس کو میں ایسا دونگا کہ دنیا کی کسی اور قوم کو ایسا عذاب میں نے کبھی نہ دیا ہوگا۔

پس لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ میں امر شرعی کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں ایک عالمگیر کفر کی طاقتوں کو توڑ کر رکھ دینے والے عذاب کی خبر بھی دی گئی ہے جس کے متعلق اس زمانہ کا مامور بیانگ دہل یہ اعلان کر چکا ہے کہ:۔ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

سورۃ رحمان کی آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالیٰ اس آنے والی آسمانی صاعقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ

یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور سرخ چمڑے کی طرح سے ہو جائے گا۔

گذشتہ جنگ عظیم میں بھی دنیا یہ نظارہ دیکھ چکی ہے ایک دن اخبارات نے گذشتہ جنگ عظیم کے دوران یہ سرخی جمائی تھی کہ

"Blood Red sky"

یعنی خون کی طرح سے سُرخ آسمانی قضا ما آئندہ جنگ عظمیٰ معلوم نہیں اپنی لپیٹ میں اس سے بھی بڑھکر کن کن ہولناک تباہیوں کو لائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں اس کا تذکرہ اس طرح بھی کیا گیا ہے کہ

"اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ"

لیکن خدا تعالیٰ کے نیک بندوں۔ اس کے قانونِ شریعت کا جُوا عاجزانہ طور پر اپنی گردنوں پر رکھنے والوں۔ اس کی محبت کا جام پینے والوں ہاں پینے اور پلانے والوں اور اس کی شرابِ محبت میں ہر دم سرمست رہنے والوں کو مبارک ہو کہ خدا کا مسیح ان کو یہ خوشخبری سُناتا ہے کہ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اے خدا! ہم عاجز بندے تجھے تیری ہی بے پایاں رحمت کا واسطہ دے کر تجھسے التجا کرتے ہیں کہ تو ہمارے گناہوں۔ ہمارے اعمال کی خامیوں پر نظر نہ کرنا بلکہ اپنے فضل سے اسی پاکباز گروہ میں داخل کرنا جو ہمیشہ تیری خاص حفاظت میں رہتے ہیں۔ آمین ثم آمین

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خدام کے علمی مقابلوں کے عناوین

خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارے آئندہ مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر ہونے والے تحریری و تقریری مقابلوں کے لئے حسب ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔

لا۔ مقابلہ مضمون نویسی (وقت ۲ گھنٹے)

۱۔ اسلام کا اقتصادی نظام
۲۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر کشمیر
۳۔ ملائکۃ اللہ
۴۔ تحریک جدید اور غلبۂ اسلام

ب۔ مقابلہ تقریر (وقت ۵ منٹ)

۱۔ ملازم اور مالک کے باہمی تعلقات ۔ حقوق اور فرائض کے بارہ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اور تعلیم۔
۲۔ دور حاضر کے تقاضے اور خدام کی ذمہ داریاں
۳۔ خادم وہ ہے جو آقا کے قریب رہے۔
۴۔ روح خدمت اور احمدی نوجوان۔
۵۔ تحریک جدید کا ایک مطالبہ

ان مقابلوں میں خدام کو کثرت سے شامل ہونا چاہیئے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی

خدا کے فضل و قدرت کا ہے تابندہ نشاں ربوہ
اولوالعزمی سلطان البیاں کی داستاں ربوہ

گئے وہ دن کہ ہوتا تھا بیاباں میں شمار اس کا
بفضلِ ایزدی اب بن گیا رشکِ جناں ربوہ

ہوا اعجاز اسمٰعیل پر ایسا ن یوں محکم
دکھایا پھر بہا کر چشمۂ آبِ رواں ربوہ

عجب ہیں دلربا دلکش چمن آرائیاں ہر سُو
مشامِ جاں معطّر ہے کہ ہے عنبر فشاں ربوہ

یہ شبنم ہے کہ قطرے آبِ حیواں کے ہیں پھولوں پر
ازل سے لے کے آیا ہے یہ عمرِ جاوداں ربوہ

مہ و خورشید و انجم کی ہوئی ہے ماند تابانی
جو دیکھا کرّۂ عالم پہ ہے گردوں نشاں ربوہ

کہاں یہ تاب آنکھوں میں کہ ڈالیں اک نظر بھر کر
مثالِ نیّرِ تاباں ہوا ہے ضو فشاں ربوہ

لٹانے حکمت و عرفاں کے موتی ارضِ مغرب میں
فضاؤں میں چلا ہے بن کے اک ابرِ رواں ربوہ

نہ ہو کیوں شادماں رُوحِ محمدؐ سبز گنبد میں
درودِ بے کراں کا روز بھیجے ارمغاں ربوہ

فزوں تر عظمت و توقیر کعبہ ہو زمانے میں
دیا کرتا ہے ہر اک رنگ کی قربانیاں ربوہ

کہاں جرأت کہ افواجِ شیاطیں پاس بھی آئیں
درِ باغِ محمدؐ کا بنا ہے پاسباں ربوہ

ضعیف و بیکس و مظلوم کے سر پر کھنچا بن کر
خدائے دو جہاں کی رحمتوں کا سائباں ربوہ

اُدھر ہے لشکرِ باطل بصد ساماں صف آرا
اِدھر ہے بے سر و ساماں ضعیف و ناتواں ربوہ

اُدھر ہے خودسری کا زعم اور ہے ناز طاقت پر
ادھر رکھتا توکّل پر خدائے بیکساں ربوہ

حریفِ ردّ بہ کی کوششوں پر پھر گیا پانی
کیا یہ اعتراف آخر کہ ہے سنگِ گراں ربوہ

جتن لاکھوں کئے تا کہ مٹے نام و نشاں اس کا
رہا ہے فضلِ رب سے کامگار و کامراں ربوہ

بہشتی مقبرے میں رشکِ انجم ہیں جو آسودہ
بنا ان قدسیوں[1] سے فخر و رشکِ کہکشاں ربوہ

ندامت سے جبیں پر جب عرق آیا تو یہ دیکھا
کہاں یہ ذرّۂ ناچیز عاجزؔ اور کہاں ربوہ

---

[1] (اصحابی کالنجوم)

منور احمد رانجھا
مدیراعلیٰ المنار (انگریزی)

چرخا کاتے بڑھیا ؟

چندا ماماں دُور کے
بڑے پکائیں بُور کے
آپ کھائیں تھالی میں
منّے کو دیں پیالی میں

آپ نے یہ گیت ضرور سُنا ہوگا۔ گیت کا مکھڑا کہتا ہے کہ چندا ماموں دور رہتے ہیں منّے میاں چندا کے لئے تڑپتے ہیں تو انہیں بُور کے بڑے کھلا کر بہلایا جاتا ہے۔ یا پھر چرخا کاتنے والی بڑھیا کی کہانی سُنا کر تھپک تھپک کر سلا دیا جاتا ہے۔

منّے میاں کی چاند کو بازوؤں میں لینے کی خواہش نئی نہیں۔ شیتل چاندنی کے تلے سجیلے گیت آج نہیں برسوں سے لکھے جاتے رہے ہیں۔ چاند رُخِ زیبا کا پرتو بھی رہا اور اس میں جمالِ یار کا نشاں بھی ملا۔ چاند دیوتا بھی رہا اور اس کی پہچان سنگین چٹانوں نے زمین سے میلوں پرے دیوتا کے نام پر انسانوں کو بھینٹ چڑھتے بھی دیکھا۔ دادی امّاں نے شریر پوتے کو سلانے کے بہانے چاند سے دُلہن لانے کا وعدہ بھی کیا۔ یہی چاند ـــ شریر چاند۔ بادلوں کے گھونگھٹ سے پیار کے وعدوں کا امیں بھی رہا۔ اور خاک بسر، گریباں چاک لوگوں کے لئے کلفتِ غم سے فرار کا بہانہ بھی۔ مہینے کے تیس دنوں میں اس کے گھٹتے بڑھتے حسن اور دلکش چاندنی نے صدیوں سے دنیا بھر کے لوگوں کا من موہ رکھا تھا۔ اس کی دوری اس کے حسن کو اور بھی پُراسرار بنا دیتی۔

چاند کی پُراسرار ماہیت کی جانچ کے لئے انسان صدیوں سے کوشاں ہے۔ رائٹ برادران نے انسان کو پرِ پرواز عطا کئے تو آہستہ آہستہ انسان بلند تر منزل کی طرف پرواز کرنے لگا۔ ہوائی جہازوں اور جیٹ طیاروں کی ایجاد کے بعد راکٹ ایجاد ہوئے ہوائی جہاز نے انسانی جذبۂ پرواز کو فزوں تر کر دیا اور انسان زمین کے خول سے دور بہت دور پرواز کی سوچنے لگا۔ ادھر طاقتور بصری دُوربینوں کی ایجاد اور ریڈیائی ذرائع سے ہونے والی فلکیاتی تحقیق نے کائنات کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے لاتعداد کہکشانی جھرمٹوں کو اپنے تمام تر حسن سمیت بے نقاب کر دیا۔ بسیط خلاؤں میں بکھرتے ہوئے ان مادی اجسام کو دیکھ کر انسان انگشت بدنداں رہ گیا۔ ان لاتعداد نظاموں کی عظمت نے انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کائنات میں زمین کی حیثیت، زمین پر ایک جوہر کی حیثیت کے برابر ہے اور انسان اس خول میں بند صدیوں سے کائنات کی لامتناہی خاموشی اور تنہائی میں انجانی منزلوں کی طرف گامزن ہے

دُنیا کا پہلا سپٹنک سوویٹ یونین نے ایجاد کیا اور یوں پہلی بار انسانی وسائل سے بنی مشین زمین کے مدار میں پہنچی۔ یہ سپٹنک اور اس کے بعد آنے والے تمام تر زمینی سیارچے یا سیٹلائٹ (Satellites) کثیر المقاصد تھے۔ ان سے عموماً بین الاعظمی مواصلات

(جن میں ٹیلیویژن، ریڈیو، ٹیلی پرنٹر اور خورد موجی پیغامات کی ترسیل شامل ہے) موسمی تغیرات کا پتہ چلانے، آنے والے طوفانوں اور زمین کی بالائی فضا میں غیر معمولی تغیرات کی خبر دینے۔ بالائی فضا سے زمین کی تصویر کشی۔ دشمن کے خفیہ فوجی ٹھکانوں کا پتہ لگانے کونی شعاعوں Cosmic Rays اور کائناتی تابکاری کا عمل معلوم کرنے کے کام لئے گئے ـــ جو اب تک جاری ہیں۔ سیٹلائٹ کی ایجاد کے فنی رموز نے خلائی راکٹوں کو جنم دیا۔ اور ان سیاروں کے ذریعے چاند کی ارضی طبعیاتی تحقیق کی گئی۔ چاند پر سورج کے تابکاری اثرات، کونی شعاعوں کے اثرات اور شہابی ذروں Meteorites کی بارش کے اثرات معلوم کئے گئے نظام شمسی میں چاند کی سمت کا صحیح صحیح تعین کیا گیا۔ اس کے زمین سے فاصلے کو ماپا گیا اور اس کے طبعی حالات کا پورا پورا علم حاصل کیا گیا۔

ان معلومات کی روشنی میں اور بیرونی خلاء کے اثرات پر تحقیق کے نتائج کی بنیاد پر چاند کی طرف خلائی راکٹوں کی پرواز شروع ہوئی۔ پہلے پہل جو راکٹ چاند کی طرف بھیجے گئے۔ وہ صرف اس کے مدار میں داخل ہوئے اور قمری سطح سے کئی میل کی بلندی سے تصویر کشی کرتے رہے۔ ان خلائی جہازوں کی خودکار مشینوں کے ذریعے قمری سطح کی تصویریں اور قمری سطح اور مدار کے سائنسی اہمیت کے اعداد و شمار براہ راست زمین تک ارسال ہوئے۔ خلائی جہازوں کی پرواز میں ایک اہم موڑ اس وقت آیا جب ان خلائی جہازوں نے خودکار مشینوں کے ذریعے چاند کی سطح پر آہستگی سے اترنا شروع کر دیا۔ امریکہ اور سوویٹ یونین دونوں ہی نے ہر دو قسم کے خلائی جہازوں کو قمری مدار میں داخل کرنے اور انہیں قمری سطح پہ آہستگی سے اتارنے کے کامیاب تجربات کئے۔ اور یوں چاند کی سطح پر اتر کر ان خلائی جہازوں نے سطح قمر کی بہتر چھان بین کی۔ اور واضح ترین تصاویر زمینی مرکزوں کو ارسال کیں۔ چاند کے مدار اور چاند کی سطح کے بارہ میں ارسال کردہ تصاویر اور اعداد و شمار سے چاند کے بارہ میں انسانی معلومات میں بیش بہا اضافہ ہوا۔

امریکہ کا قومی خلائی ادارہ ناسا NASA خلائی پروازوں اور قمری پروازوں کے پروگرام مرتب کرتا رہا۔ اور خلائی چھان بین کے دس سال کے مختصر عرصہ میں ماسوائے دو، تین کے ناسا کے تمام خلائی مشن پوری طرح کامیاب رہے۔ اس دوران جو بھی خلائی پروازیں ہوئیں ان کا مقصد چاند کے اسرار سے واقفیت حاصل کرنا۔ بالائی فضا کی بہتر چھان بین، نظام شمسی کی سائنسی تحقیق اور بعید خلاؤں سے آنے والے ریڈیائی شور، کونی شعاعوں، کہکشاں کے ستاروں اور کہکشاں سے دور، بہت دور واقع عظیم تر کہکشانی نظاموں کی تحقیق تھا۔ سورج کے دو سیارے مریخ اور زہرہ پر غیر انسان بردار خلائی راکٹ کامیابی سے اتارے گئے اور ان سیاروں کے مدار میں داخل ہونے والے راکٹوں نے وہاں کی تصویر کشی کر کے، زمینی مرکز کو سائنسی معلومات روانہ کیں۔

ان خلائی پروازوں سے حاصل شدہ سائنسی معلومات کی بنیاد پر بالآخر انسان بردار خلائی جہاز

کو کامیابی سے چاند پر اتارنے کا پروگرام بنایا۔ آنجہانی صدر کینیڈی نے ۱۹۶۱ء میں امریکی کانگریس کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ناسا کو انسان بردار خلائی پرواز کا لائحہ عمل دیا۔ اور ناسا پر زور دیا کہ وہ ۱۹۷۰ء کے اختتام سے پہلے امریکی انسان کو چاند کی سطح پر اتار دے۔ اس عظیم ترین منصوبہ کی تکمیل کے لئے انہوں نے کانگریس سے ناسا کے اخراجات کے لئے بجٹ کی منظوری بھی لی۔ آنجہانی کینیڈی نے ناسا کے خلائی پروگرام کو ایک قومی منصوبہ کی حیثیت دی اور مقررہ وقت میں اس کی تکمیل کی زبردست خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے ریاست ٹیکساس میں اوسولڈ کے ہاتھوں گولی کا نشانہ بننے سے چند ماہ قبل قصر سفید میں جھولنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا کہ "معلوم نہیں یہ منصوبہ میری زندگی میں پورا ہو سکے یا نہیں۔ بہر حال اگر میں اپنی زندگی میں امریکی انسان کو چاند پر اترتا نہ دیکھ سکا۔ تو افلاک کی بلندیوں سے میں زمینی انسانوں کی نسبت بہتر طور سے ان لوگوں کو دیکھ سکوں گا"۔

انسان کو پہلے پہل خلاء میں پہنچانے کا سہرا سوویٹ یونین کی فنی تحقیق پر ہے۔ دنیا کے پہلے خلا باز روس کے باشندے یوری گاگرین YURI GAGRIN تھے جب یوری گاگرین کی پرواز کے چند ماہ بعد ہی امریکہ نے بھی اپنا پہلا خلا باز روانہ کیا۔ اس راکٹ میں خلا باز ایلن بی شیپرڈ نے ALAN B. SHEPERD پرواز کی۔ جو زمین کے مدار سے باہر نہیں گئے اور ان کی پرواز کا وقفہ صرف پندرہ منٹ تھا۔ خلا باز جان ایچ گلین JOHN H. GLENN پہلے امریکی تھے جنہوں نے زمین کے گرد خلاء میں تین چکر لگائے۔ ان پروازوں کے بعد انسان بردار خلائی پروازوں میں بہت اضافہ ہو گیا۔ اور دونوں ممالک کے خلا بازوں نے بیرونی خلاء میں زمین کے مدار میں بہت سا وقت گزارا۔ اور بے شمار سائنسی تجربات کئے۔

ضمنی سائنسی معلومات کے علاوہ ان تمام خلائی پروازوں کا مقصد انسان کو چاند پر بحفاظت اتارنے اور اسے زمین پر واپس لانے کے منصوبے کی تکمیل تھا خلا بازوں کو ان پروازوں کے لئے خصوصی تربیت دی گئی اور نت نئے خلائی جہاز ایجاد ہوئے۔

پہلے پہل امریکہ نے جو انسان بردار خلائی جہاز روانہ کئے وہ سلسلہ مرکری Mercury میں شامل تھے اس سلسلہ کے تحت جہاز میں صرف ایک خلا باز پرواز کرتا تھا۔ یہ پروازیں وسیع تر تجربات کے لئے نہیں کی گئیں بلکہ ان کا مقصد خلا بازوں کو خلائی سفر کی تربیت دینا اور بنیادی سائنسی معلومات کا حصول تھا مرکری پروگرام کی کامیابی کے بعد امریکہ کا دوسرا خلائی پروگرام شروع ہوا جسے جیمنی GEMINI کا نام دیا گیا۔ اس سلسلہ کی پروازوں میں خلاء میں دو دو خلا بازوں نے سفر کیا۔ یہ سلسلہ مرکری پروگرام کی ایک ترقی یافتہ شکل تھی۔ ان پروازوں کے دوران خلا بازوں نے جہاز سے نکل کر خلاء میں چہل قدمی کی اور دو خلائی جہازوں کے اتصال کے کامیاب تجربات کئے جیمنی پروگرام کے بعد امریکہ کے تیسرے اور آخری خلائی پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس پروگرام کو اپالو APOLLO کا نام دیا گیا۔ اپالو پروگرام اپنی حیثیت کے لحاظ سے

پیچیدہ ترین، اہم ترین اور مشکل ترین پروگرام تھا۔ اپالو پروگرام کے تحت جو خلائی پروازیں ہوئیں ان میں ہر پرواز کے دوران تین خلا بازوں نے سفر کیا۔ یہ پروازیں نہایت ترقی یافتہ شکل میں کی گئیں اس لئے کہ نت نئی مشینی اختراعات اور خلا میں قیام کے طویل تجربات سے امریکی سائنسدانوں نے بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت پہلی ۶ و ۷ پروازیں زمین کے مدار کے گرد ہی ہوئیں۔

اپالو ہشتم وہ پہلا انسان بردار خلائی جہاز تھا۔ جو پہلی بار انسان کو چاند کے مدار تک لے گیا اپالو ہشتم نے ۱۹۶۸ء میں کرسمس کے موقعہ پر اپنا تاریخی سفر کیا۔ اس جہاز میں تین خلا بازوں ——— فرنیک بورمین، جیمز لوویل اور بل اینڈرز نے سفر کیا دنیا کے طاقتور ترین راکٹ سیٹرن وی (5 saturn) نے جو ۳۶۰ فٹ لمبا اور ۳۳ فٹ چوڑا ہے ——— انسان کو پہلی بار کشش ثقل سے مکمل طور پر آزادی دی اور اسے ایک دوسرے سیارچے کے مدار میں پہنچا دیا۔ یہ خلا باز چاند سے ۷۰ میل کے مدار میں چاند کے گرد دس چکر لگانے کے بعد بخیر و خوبی زمین پر واپس آ گئے۔ اپالو پروگرام کے تحت انسان بردار خلائی جہاز کی پرواز در اصل بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم ہے۔ سیٹرن وہ راکٹ ہے جو خلائی جہاز کو کشش ثقل سے آزاد کر کے چاند کے مدار تک پہنچاتا ہے۔ کمانڈ ماڈیول COMMAND MODULE وہ خلائی جہاز ہے جو سیٹرن راکٹ سے جڑا ہوتا ہے۔ اور جس میں خلائی پرواز کا تمام عملہ و سامان موجود رہتا ہے کمانڈ ماڈیول سے منسلک ایک قمری گاڑی LUNAR MODULE ہوتی ہے جو مکمل خلائی جہاز کا وہ حصہ ہے جو اس سے علیحدہ ہو کر چاند کی سطح پر آہستگی سے اترتا ہے۔

اپالو ہشتم کی کامیاب پرواز کے بعد اپالو نہم کو تین خلا بازوں سمیت روانہ کیا گیا۔ اس پرواز کا مقصد چاند کے سفر کے لئے درکار فنی مہارت اور مشینی کارکردگی کی جانچ تھا۔ اپالو نہم نے دس دن تک زمین کے گرد ہی پرواز کی۔ تمام اپالو پروازوں کا مقصد یہ تھا کہ چاند کے سفر کے لئے راہ ہموار کی جائے فنی خرابیوں کو دور کیا جائے۔ نئی ضروریات کے تحت مشینوں میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں۔ اور خلا کے تقاضوں کے تحت ——— ان پروازوں کی روشنی میں خلا بازوں کو ہر مشکل مرحلہ میں حالات پر قابو پانے کی تربیت دی جائے۔

چاند کے سفر کے لئے تحقیقی پروازوں کی آخری کڑی اپالو دہم خلائی جہاز تھا۔ جو مئی میں چاند کے سفر پر روانہ ہوا۔ اور چاند کے مدار کے ۳۰ چکر لگائے۔ اس میں بھی تین خلا بازوں نے سفر کیا۔ یہ پرواز چاند کی سطح پر اترنے کے لئے ہونے والی پرواز سے بالکل مشابہ تھی۔ صرف فرق یہ تھا۔ کہ اس پرواز کے دوران خلا بازوں نے چاند کی سطح پر قدم نہ رکھا۔ سیٹرن راکٹ نے اپالو دہم کو خلا کی وسعتوں میں پہنچایا۔ تو یہ جہاز چاند کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ چاند کے مدار میں داخل ہو جانے کے بعد قمری گاڑی خلائی جہاز سے علیحدہ ہو لی۔ قمری گاڑی کی علیحدگی سے پہلے دو خلا باز ایک سرنگ کے ذریعہ اس میں داخل ہو گئے۔ اور اس کے کل پرزوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہوئے۔ قمری گاڑی کے انجن بیدار

ہوئے اور اس گاڑی نے پہلی بار چاند کے مدار میں اپنا سفر
شروع کیا۔ بڑے خلائی جہاز سے آہستہ آہستہ یہ قمری
گاڑی دور ہوتی گئی اور سطح قمر سے نو میل کی بلندی تک پہنچ
گئی اس مقام پر خلا بازوں نے سطح قمر کی تصویر کشی کی
اور قمری گاڑی کے کل پرزوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا
قمری گاڑی سطح قمر سے نو میل بلند مدار میں چکر لگانے کے
بعد پھر بلندی کی طرف اٹھنا شروع ہوئی اور بالآخر اس نے
خلائی جہاز سے کامیاب اتصال کر لیا۔ اس اتصال کے
بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ اور قمری گاڑی اپنے خلائی
جہاز و خلا بازوں سمیت بخیر و خوبی زمین پر پہنچ گئی۔

اپالو دہم کی کامیاب پرواز کے بعد بظاہر کوئی
جواز نہ تھا کہ انسان اپنی صدیوں پرانی خواہش کی تکمیل
کے لئے قدم نہ مارے۔ چنانچہ چاند کے تاریخی سفر کی
تیاریاں پورے زور و شور سے شروع کر دی گئیں۔

جوں جوں اس عظیم ترین خلائی پرواز کے دن
قریب آتے گئے توں توں خلائی مرکز کی مصروفیات میں
اضافہ ہوتا گیا۔ خلائی جہاز، قمری گاڑی اور سیٹرن
راکٹ کے ایک ایک کل پرزے کی کڑی جانچ کی گئی۔
زمینی مرکز کی مشینوں کو جانچا گیا۔ خلائی جہاز اور زمینی
خلا بازوں کو ہر ممکنہ صحت مند ماحول میں رکھا گیا اور
ان کی جسمانی کارکردگی پر نظر رکھی گئی خلا بازوں کے
لباس اور ان کے خلائی ساز و سامان کا مکمل جائزہ لیا
گیا۔ زمین پر اور سمندر میں واقع دنیا بھر میں بکھرے
ہوئے ان خلائی مرکزوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا
جنہیں اس خلائی پرواز کے دوران خلائی جہاز سے
ریڈیائی رابطہ برقرار رکھنا تھا۔

خلا کا سفر بڑا پیچیدہ ہے۔ خلا کے سفر کے
دو بنیادی مسائل خلائی جہاز کی درست کارکردگی اور
خلا بازوں کی سلامتی ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے
لئے بے شمار مشینیں دن رات کام کرتی رہتی ہیں۔ ان
پیچیدہ مشینوں میں ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے
کے لئے خرابی یا رکاوٹ پورے سفر کو خطرہ میں ڈالنے
کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ ان برقی آلات کمپیوٹرز اور
دیگر تمام مشینوں کی انتہائی کڑی جانچ کی گئی۔ اور یہ
اطمینان حاصل کیا گیا۔ کہ سیٹرن راکٹ کے آخری سرے
سے لے کر زمینی مرکز کے بیرونی دروازے تک کے تمام
آلات صحیح صحیح کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی
خرابی نہیں۔ مشینوں اور انسانوں کی کڑی جانچ پڑتال
کے بعد زمینی مرکز کے سائنسدانوں نے مکمل اعتماد کا اظہار
کیا۔ سیٹرن راکٹ کو خلائی جہاز اور قمری گاڑی سمیت
اڑن تختہ LAUNCH PAD تک پہنچا دیا گیا
جو امریکی ریاست فلوریڈا FLORIDA کے شہر میامی
MIAMI میں ناسا کے مرکز میں واقع ہے۔

اس تاریخی پرواز کو اپالو گیارہ کا نام دیا گیا اور
اس سفر پر روانہ ہونے والے خلا باز نیل آرمسٹرانگ
NEIL ARMSTRONG - ایڈون آلڈرن EDWIN
ALDRIN اور مائیکل کولنز MICHEL COLLINS تھے

آج پورا امریکہ میامی کے دل نشین ساحل پر امڈ
آیا ہے۔ دنیا بھر کے اخباری نمائندے خبر رساں اداروں
کے لوگ ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نمائندے آج میامی
میں موجود ہیں تاکہ انسان کے اس عظیم الشان سفر کی
داستان کو سلولائیڈ کی فلم اور کاغذ پر محفوظ کر سکیں
ہر چہرہ مشتاق ہے کہ دیو پیکر سیٹرن راکٹ کو خلاؤں
میں بلند ہوتے دیکھ سکے۔

لیجئے خوش قسمتی ہے کہ ناسا کے محکمۂ تعلقاتِ عامہ کے ایک افسر سے ملاقات ہوگئی ہے آیئے ان کے ہمراہ زمینی مرکز کی عمارت میں چلیں۔ زمینی مرکز کی عمارت میں بڑی بڑی مشینوں، بڑے بڑے برقی آلات اور پیچیدہ کمپیوٹرز کی جلتی بجھتی روشنیاں زمینی مرکز میں کام کرنے والوں کو تمام معلومات مہیا کر رہی ہیں۔ لیجئے سیٹرن راکٹ کے دیو ہیکل سلنڈروں میں اس کا ایندھن یعنی مائع آکسیجن انڈیلی جا چکی ہے خلابازوں نے اپنے معالج سے آخری ملاقات کی ہے اور وہ اپنے ساتھیوں کو خیرباد کہتے ہوئے اطمینان سے خلائی جہاز کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر چارلس بیری نے خلابازوں کے لباس سے ایسے آلات نصب کر دیئے ہیں جو انہیں خلابازوں کی حرکتِ قلب، حرارتِ غریزی اور ان کے جسم کے دیگر افعال کی خبر ریڈیائی نظام کے ذریعے براہِ راست خلاء سے مسلسل زمینی مرکز کو ارسال کرتے رہیں گے۔ خلاباز اپنے خلائی جہاز میں سوار ہو چکے ہیں۔ زمینی مرکز، مواصلاتی نظام اور خلائی جہاز و راکٹ کی کارکردگی کی جانچ کے لئے کل رات سے الٹی گنتی COUNT DOWN کا آغاز ہو گیا ہے جو اب ختم ہوا چاہتی ہے زمینی مرکز میں لگے ہوئے ٹیلیویژن کے پردوں پر لانچ پیڈ صاف نظر آ رہا ہے جس پر سیٹرن راکٹ خلائی جہاز کو گود میں لئے اڑنے کا منتظر ہے۔

لیجئے الٹی گنتی ختم ہوا چاہتی ہے — چھ، پانچ — تین — دو — ایک — T-ZERO فوراً ہی دیو ہیکل سیٹرن راکٹ ایک دھماکے کے ساتھ لانچ پیڈ پر چند سیکنڈ کے لئے لرزا اور پھر برق رفتاری سے آسمان کی بلندیوں کی جانب پرواز کر گیا۔ سیٹرن اپنے پیچھے دھوئیں کے گہرے بادل چھوڑ گیا۔ انسان چاند کی طرف رواں دواں تھا۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

اپالو-۱۱ پروگرام کے مطابق ۱۶ جولائی کو اپنے مقررہ وقت یعنی مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کے ۶ بجکر ۳۲ منٹ پر محوِ پرواز ہوا۔ میامی کے منچلوں نے اپنی آنکھوں سے اسے خلاء کی وسعتوں میں گم ہوتے دیکھا اور دنیا کے کونے کونے میں کروڑوں لوگوں نے اس کی پرواز کا حال سنا یا ٹیلیویژن کے پردے پر دیکھا۔

میامی سے پرواز کے فوراً بعد ہی خلابازوں کی پرواز کی نگرانی اور ان سے رابطہ کا تمام سلسلہ ناسا کے ہوسٹن کے خلائی مرکز کو جو ریاست ٹیکساس میں واقع ہے منتقل ہو گیا ہے۔ خلائی جہاز سے زمین والوں کے لئے ٹیلیویژن پروگرام نشر ہو رہا ہے۔ اور پردہ پر بحرالکاہل بتدریج گھٹتا نظر آ رہا ہے خلاباز آلڈرن نے مشن کنٹرول سے ازراہ مذاق کہا۔ "امید ہے کہ آپ زمین کو تھوڑا ادھر ادھر ہلا سکتے ہیں تاکہ ہم پانی ہی پانی دیکھنے کے بجائے کچھ اور بھی دیکھ سکیں"۔

خلاباز اپنے صحیح راستہ پر گامزن ہیں۔ چاند کے مدار میں داخل ہونے سے قبل انہیں کوئی خاص کام نہ ہونگے یہ سفر ایک عام خلائی سفر کا سا ہوگا۔ اس لئے آیئے سیٹرن راکٹ، خلائی جہاز، قمری گاڑی، خلائی لباس اور دوسرے کل پرزوں کی بابت کچھ جان لیں۔
سیٹرن راکٹ بنیادی طور پر تین حصوں میں

تقسیم ہے۔ یہ ۱۲۰ ٹن تک کا وزن زمین کے مدار میں پہنچا سکتا ہے۔ اور ۴۵ ٹن تک کے وزن کو چاند تک لے جا سکتا ہے۔ پرواز کے پہلے ۲½ منٹ میں سیٹرن چھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۳۸ میل کی بلندی پر پہنچ جاتا ہے۔ اس لمحہ تک ۲۰۰۰ ٹن سے زائد ایندھن جل چکتا ہے۔ یہ اس راکٹ کا پہلا حصہ ہے۔ جو ۱۳۸ فٹ لمبا ہے۔ اور لانچ پیڈ پر جس کا وزن ۲۳۹۶ ٹن تھا۔ اب یہ حصہ یعنی FIRST STAGE جل چکتا ہے اور راکٹ سے خود بخود علیحدہ ہو کر بحر اوقیانوس کی گہرائیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔

راکٹ کے درمیانی حصہ کو SECOND STAGE کا نام دیا جاتا ہے۔ پہلا حصہ جل چکنے کے بعد اس حصہ کے انجن خود بخود بیدار ہوتے ہیں یہ حصہ راکٹ کی رفتار کو بڑھا کر ۱۴۰۰۰ میل فی گھنٹہ کر دیتا ہے اور ۶ منٹ تک تقریباً ۵۰۰ ٹن ایندھن جل چکنے کے بعد خود بخود راکٹ سے جدا ہو جاتا ہے، اس دوران میں راکٹ فضا کی لطیف تہوں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر سیٹرن کے تیسرے حصہ یعنی THIRD STAGE کے انجن غراتے ہیں۔ اور راکٹ کی رفتار میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔ اب رفتار ۱۷،۵۰۰ میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے تاکہ زمین کی سطح سے ۱۱۵ میل اوپر تقریباً گول زمینی مدار میں داخل ہوا جا سکے۔ راکٹ کا تیسرا حصہ اس سے جدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے تاکہ اسے بعد میں استعمال کیا جا سکے۔

خلائی جہاز نہایت پیچیدہ آلات سے لیس ہے اس کی پیچیدگی کا اندازہ یوں ہو کہ یہ ۲۴۶۷ سوئچز، ۱۷ روشنیوں، ۲۴۲ برقی آلات اور ۴۰ ایسے آلات پر مشتمل ہے جو خلائی جہاز کی اندرونی کارکردگی کا پتہ دیتے ہیں۔

خلائی جہاز کے اندر لگے ہوئے کمپیوٹرز برق رفتاری سے تمام آلات کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں راکٹ کے کل پرزوں، رفتار، سمت اور بلندی وغیرہ کا ریکارڈ مرتب کرتے ہیں۔ زمینی مرکز میں نصب کمپیوٹرز دیگر خلائی مرکزوں سے خلائی جہاز کی سمت۔ خلابازوں کی رفتار قلب، تنفس اور حرارت غریزی کے اعداد و شمار وصول کرتے اور ان سے فوری نتیجہ مرتب کرتے ہیں۔ خلائی پرواز کے دوران پیدا ہونے والے مختلف النوع اعداد و شمار سے نہایت قلیل عرصہ میں صحیح صحیح نتیجہ اخذ کرنا انسانی بساط سے باہر ہے۔ اسی لئے کمپیوٹرز کثیر طور پر مستعمل ہیں۔ زمین کی گردش اور خلائی جہاز کی زمین سے بڑھتی ہوئی دوری کے سبب کسی ایک جگہ کا خلائی مرکز ہمہ وقت خلائی سفر پر نظر نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے خلائی رابطہ برقرار رکھنے اور خلا میں جہاز کی ہر لمحہ نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے دنیا کے مختلف ملکوں میں امریکہ کے خلائی مرکز قائم ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر پرواز کا کنٹرول ہوسٹن کے خلائی مرکز کو حاصل ہے۔ خلائی مرکزوں میں وصول ہونے والے برقی اشارے یا پیغامات جو پرواز سے متعلق بیش بہا معلومات پر مبنی ہوتے ہیں فوراً ہوسٹن کے مرکز کو ریلے RELAY کر دیئے جاتے ہیں تاکہ اس مرکز کے کمپیوٹرز اور فلائٹ کنٹرولرز FLIGHT CONTROLLERS اور

خلا بازوں سے بات چیت کرنے والے انجینئر اور ڈاکٹر
تمام حالات سے پوری طرح باخبر رہیں۔

چاند کے مدار میں داخل ہونے سے پہلے ضروری
ہے کہ خلائی جہاز ایک ایسے راستہ پر سفر کرے جو
اسے مدار میں صحیح طور سے پہنچا دے۔ کمپیوٹرز خلائی
جہاز میں لگے ہوئے آلات سے وصول کردہ اطلاعات
کی بنیاد پر اعداد و شمار تیار کرتے ہیں۔ یہ مرحلہ ایسا
ہے کہ جہاں سے چاند کی طرف اصل سفر کا آغاز شروع
ہوتا ہے۔ کمپیوٹرز کی فراہم کردہ اطلاعات کی بنیاد
پر زمین کے مدار میں دوسری مرتبہ داخل ہونے کے
فوراً بعد یعنی لانچ پیڈ سے اڑنے کے تقریباً دو
گھنٹہ بعد ۔۔ خلا باز سیٹرن کے تیسرے حصہ کے
انجن دوبارہ چلاتے ہیں۔ ان انجنوں کو کامل طور پر
۵½ منٹ کے لئے بغیر کسی خرابی کے چلنا چاہیئے تا کہ
زمینی کشش سے فرار کے لئے مطلوبہ سراغ مہیا ہو سکے۔
چنانچہ راکٹ کے انجن مقررہ وقت کے لئے کامل طور پر
کام کرتے ہیں۔ اور جہاز کی رفتار ۲۴۲۵۰ میل فی
گھنٹہ ہو جاتی ہے جو جہاز کو کشش ثقل کی قید سے رہا
کر کے اسے چاند کے سفر کے مقررہ راستے پر ڈالنے کے
لئے کافی ہوتی ہے۔ پرواز کے پانچ گھنٹہ کے اندر اندر
خلا باز زمین کے گرد چھائی ہوئی کثیف ترین تابکاری
کی پٹیوں VON ALLEN RADIATION BELTS
میں سے گزر جاتے ہیں۔

خلائی جہاز بھی تین مختلف حصوں میں تقسیم ہے
پہلا حصہ کمانڈ ماڈیول COMMAND MODULE
کہلاتا ہے اور یوں بنایا گیا ہے کہ اس میں تینوں خلا باز
اپنا تمام کام کر سکتے ہیں۔ اس کے کیبن اس قسم کی دھاتوں
سے تیار شدہ ہیں جن پر تابکاری اشعاع کا اثر بہت کم
ہوتا ہے تیز رفتار راکٹ کی پرواز سے ہونے والے اثرات
اندر بیٹھے ہوئے خلا بازوں کو محسوس نہیں ہوتے اور
وہ اپنا بھاری بھر کم خلائی لباس اتار کر آسانی سے
ادھر ادھر حرکت کر سکتے ہیں۔ خلا میں بے وزنی
WEIGHTLESS NESS کی کیفیت کا مقابلہ کرنے کیلئے
کیبن میں خاص آلات نصب ہیں۔ بیرونی خلاء کے درجہ
حرارت کے ہلاکت آفرین اثرات سے بچاؤ کے لئے اس
میں مصنوعی فضا پیدا کی گئی ہے۔ اس میں خلا بازوں کو
خلائی سفر کے دوران زندہ رکھنے کے لئے آکسیجن اور
پانی وغیرہ کا انتظام ہے۔ کیبن میں خاص قسم کی کھڑکیاں
موجود ہیں جن سے خلا باز PERISCOPE کے ذریعہ
بیرونی خلا اور ستاروں کے مقام کا مشاہدہ کر سکتے ہیں
NAVIGATION SYSTEM کے ذریعہ خلا باز صحیح صحیح
راستے کا تعین کرتے ہیں اور لمحہ لمحہ کی خبر زمینی مرکز کو روانہ کرتے
رہتے ہیں۔ صحیح راستہ کا تعین بنیادی طور پر خلا باز خود ہی
کرتا ہے زمینی مرکز کے آلات اس تعین میں اس کی مدد کرتے
ہیں۔ CONTROL SYSTEM کے ذریعہ خلا باز اپنے
جہاز کو سفر کے دوران کسی بھی سمت میں موڑ سکتے ہیں سمت
کی تبدیلی کے لئے چھوٹے چھوٹے جیٹ انجنوں کو چلایا جاتا
ہے جو کہ جہاز کے باہر مختلف جگہوں پر لگے ہوتے ہیں۔
خلائی جہاز کے تینوں حصوں میں سے یہی حصہ چاند کے
سفر کے بعد بھی زمین پر واپس آتا ہے باقی دونوں حصے
دوران سفر یا سفر کے اختتام سے قبل خلاء میں ہی
کھو کر رہ جاتے ہیں۔

خلائی جہاز کے دوسرے حصہ کو سروس ماڈیول
SERVICE MODULE کا نام دیا گیا ہے اس

میں جہاز کے انجنوں کے لئے ایندھن اور راکٹوں کا ذخیرہ ہے تاکہ خلا باز اپنے جہاز کو قمری مدار میں داخل کر سکیں اور اس کے بعد اس سے باہر بھی نکل سکیں۔ نیز وہ دوران سفر اپنی سمت درست کرنے کے لئے بوقت ضرورت مخصوص انجنوں کو بھی چلا سکیں۔ چاند سے واپسی پر جب جہاز زمین کی بالائی فضا میں داخل ہوتا ہے تو خاص قسم کے راکٹ چلا کر اس حصہ کو کمانڈ ماڈیول سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔

خلائی جہاز کے تیسرے حصہ کو قمری گاڑی LUNAR MODULE کا نام دیا گیا ہے۔ یہ خلائی جہاز کا وہ حصہ ہے جو کمانڈ ماڈیول سے علیحدگی کے بعد چاند کے مدار میں داخل ہوتا ہے اور چاند کے گرد چکر لگاتے ہوئے آہستہ آہستہ چاند کی سطح پر اتر جاتا ہے یہ دنیا کی پہلی مشین ہے جو انسان نے کسی دوسرے سیارچے پر پرواز کے ذریعہ قدم رکھنے اور پھر اس سیارچے کی سطح سے بلند ہونے کے لئے ایجاد کی۔ جہاز سے علیحدگی کے بعد اس کی نقل و حرکت خود کار آلات کو منتقل ہو جاتی ہے۔ اس میں نصب برقی کمپیوٹرز زمینی مرکز کے کمپیوٹرز کی فراہم کردہ اطلاعات اور ذاتی اعداد و شمار کے ذریعے اس کے سفر کا تعین کرتے ہیں۔ خلائی جہاز سے دوبارہ اتصال کے لئے بھی اس میں خاص آلات نصب ہیں۔ قمری گاڑی بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہے اس گاڑی کی مکڑی کی طرح کی چار ٹانگیں ہیں جو آہستگی سے چاند پر اترتے وقت اسے متوازن رکھتی ہیں۔ قمری گاڑی میں دو خلا بازوں کے ۴۶ گھنٹہ کے قیام کے لئے تمام ضروریات زندگی کا انتظام ہے قمری گاڑی میں دو طرفہ مواصلاتی

نظام موجود ہے۔ ایک وہ جو قمری گاڑی کے خلا بازوں کا رابطہ زمینی مرکز سے قائم رکھتا ہے اور دوسرا وہ سلسلہ جو ان خلا بازوں کا رابطہ ان کے تیسرے ساتھی سے قائم رکھتا ہے جو چاند کے مدار میں کمانڈ ماڈیول میں محوِ گردش ہوتا ہے۔

قمری گاڑی کا پہلا حصہ اس انجن پر مشتمل ہے جو اسے کمانڈ ماڈیول سے علیحدگی کے بعد چاند کی سطح پر اتارتا ہے۔ اس حصہ کو DESCENT STAGE کا نام دیا گیا ہے۔ چاند پر اترنے کی مقررہ سطح پر قمری گاڑی چند لمحے کے لئے ہیلی کوپٹر کی طرح خلا ہی میں پرواز کرتی ہے تاکہ خلا باز یہ دیکھ سکیں کہ سطح ہموار ہے اور چاند کے عمیق غاروں سے پاک ہے۔

قمری گاڑی کے دوسرے حصے کا نام ASCENT STAGE ہے اس کے انجن قمری گاڑی کو اس قدر قوت مہیا کر دیتے ہیں کہ وہ سطح قمر سے دوبارہ فضا میں بلند ہو اور دوبارہ چاند کے مدار میں داخل ہو کر کمانڈ ماڈیول سے اتصال کر سکے۔ سطح قمر سے فضا میں بلندی کے وقت قمری گاڑی کے پہلے حصے کو بطور لانچ پیڈ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ حصہ سطح قمر پر ہی رہ جاتا ہے۔

خلائی جہاز اور اس کے مختلف حصوں کی طرح خلائی لباس بھی انتہائی پیچیدہ ہے اور اس لباس کو پہنے بغیر چاند کی فضا میں نمودار ہونے سے انسان یکدم آکسیجن کی غیر موجودگی اور فضائی دباؤ کی کمی کے باعث گھٹ کر مر سکتا ہے۔

اسی لباس میں نصب آلات کے ذریعے خلا باز

سانس لینے کے لئے آکسیجن حاصل کرتا ہے اور حسب ضرورت اس کے اندرونی درجہ حرارت میں کمی بیشی کر سکتا ہے۔ ریڈیائی مواصلاتی نظام کے ذریعے خلاباز اپنے دوسرے ساتھیوں اور زمینی مرکز سے گفتگو کر سکتا ہے۔ یہ لباس بیرونی خلا کی شدید ترین تابکاری اشعاع اور کونی شعاعوں کے مہلک اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ لباس اس طور پر تیار کیا گیا ہے کہ ۴۰،۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گرنے والا کوئی شہابیہ اگر خلائی لباس کے کسی حصہ پر اچانک گر پڑے۔ تو بے پناہ حرارت کے باعث اس لباس میں سوراخ نہ ہو جائیں۔

قمری دن کے وقت چاند کی سطح کا درجہ حرارت ۲۵۰F ڈگری تک پہنچ جاتا ہے۔ اور قمری شب کے دوران درجہ حرارت منفی ۲۵۰F ڈگری تک ہو جاتا ہے لیکن خلائی لباس پہنے ہوئے خلاباز یونہی محسوس کرتا ہے جیسے اپنے ایئر کنڈیشنڈ ڈرائنگ روم میں آرام سے بیٹھا ہے۔

قمری گاڑی سے باہر نکلنے کے بعد خلاباز اپنی پیٹھ پر ایک خاص بکس لادتا ہے جس میں ریڈیائی مواصلات کا انتظام، گیس اور مائع ایندھن کے ٹینک۔ اور لباس کے آلات کو برقی قوت پہنچانے کے آلات نصب ہوتے ہیں

سیٹرن راکٹ، خلائی جہاز اور خلائی لباس کی ساخت اور کارکردگی ہم جان چکے۔ اس سے اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ خلائی پرواز کس قدر پیچیدہ ہوتی ہے اور کامیاب پرواز کے لئے مشینوں اور انسانوں کی ہم آہنگی کوششوں کو کس قدر اہمیت حاصل ہے

آیئے اب دوبارہ مشن کنٹرول MISSION CONTROL چلیں جہاں بے شمار کنٹرول پینلز CONTROL PANELS پر جلتی بجھتی رنگین روشنیاں بڑے بڑے کمپیوٹرز اور بے شمار برقی آلات خلائی پرواز کے نگران لوگوں کو اپالو-۱۱ کی پرواز کی لمحہ لمحہ کی خبر دے رہے ہیں۔

۱۷ جولائی کو مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق تقریباً ۱۱ بجے صبح خلابازوں نے کمانڈ ماڈیول کے انجن کامیابی سے چلائے تاکہ وہ اپنے راستے کا صحیح صحیح تعین کر سکیں۔

۱۸ جولائی کو خلاباز آرمسٹرانگ اور آلڈرن ایک سرنگ کے ذریعہ قمری گاڑی میں رینگ گئے تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ سطح قمر پر اترنے اور بحفاظت کمانڈ ماڈیول سے اتصال کے لئے اس کے تمام کل پرزے ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں اب تک کی پرواز کے باعث کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ ہر چیز اپنی صحیح حالت میں موجود تھی۔

۲۰ جولائی کو ۱۰ بجکر ۲۲ منٹ پر جہاز کے بڑے انجن چالو ہو گئے۔ تاکہ وہ جہاز کو چاند کے ۷۰ تا ۱۹۵ میل تک کے بیضوی مدار میں داخل کر سکیں اس موقعہ پر جہاز کے عملہ نے مشن کنٹرول کو بتایا کہ انہوں نے ارسٹارکس ARISTARCHUS نامی غار کی اندرونی دیواروں پر ایک عجیب اور بے حد روشن نقطہ پا لیا ہے جس کی وضاحت مشکل ہے یہ وہ غار ہے جس کے بارہ میں سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس کے آس پاس آتش فشاں پہاڑ پائے جاتے ہیں

خلا بازوں نے اس کے بعد سطحِ قمر کی تصویریں زمینی ٹیلیویژن کو ارسال کیں۔

رات کے ۲ بجکر ۲۷ منٹ پر انجن دوبارہ چلنے شروع ہوئے تاکہ مدار کو ۶۰ تا ۷۰ میل تک محدود کر دیا جائے آلڈرن نے قمری گاڑی میں پہنچ کر پہلی بار اس کے تمام آلات کو چلا دیا۔ مشن کنٹرول نے خلا بازوں کو خبر دی کہ سب چیزیں ٹھیک کام کر رہی ہیں اور وہ اپنے سفر کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ آلڈرن قمری گاڑی میں ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر داخل ہو گئے جسے آسانی کی خاطر عقاب EAGLE کا نام دیا گیا تھا۔ ان کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد دوسرے خلا باز آرمسٹرانگ بھی قمری گاڑی میں آبیٹھے انہوں نے کمانڈ ماڈیول سے اپنی گاڑی کو علیحدہ کیا تو آرمسٹرانگ بولے "عقاب کو پَر لگ گئے ہیں" قمری گاڑی نے پہلی بار خلا میں اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔ جب عقاب چاند کے اس رُخ پر پہنچ گیا جو ہمیشہ زمین سے چھپا رہتا ہے تو عقاب میں لگے ہوئے راکٹ مقررہ وقت یعنی ۸ بجکر ۹ منٹ پر چلا دیئے گئے تاکہ وہ عقاب کو سطحِ قمر سے تقریباً ۱۰ میل بلند مدار میں پہنچا دیں ——

فتحِ قمر کا وقت قریب تھا۔ دنیا بھر کے لوگ بڑے اضطراب سے اس عظیم سفر کے فیصلہ کن مرحلے کا انتظار کر رہے تھے جب صدیوں سے زمینی خول میں بند انسان لسیط خلاؤں کے ایک انجانے دیس کی دھرتی پر اُتر جائیں گے۔ ہر گزرتے لمحے نے اضطراب میں اضافہ کر دیا تھا۔ مشن کنٹرول خلا بازوں سے مسلسل رابطہ رکھے ہوئے تھا۔ تیسرے خلا باز مائیکل کمانڈ ماڈیول میں چاند کے مدار میں گردش کر رہے تھے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی رصدگاہیں خلاء سے آنے والے پیغامات وصول کر رہی تھیں۔ خلا بازوں کی ایک ایک حرکت اور مشینوں کی کارکردگی پر کڑی نظر تھی۔ DESCENT STAGE کے راکٹ ٹھیک کام کر رہے تھے۔ عقاب کی رفتار میں بتدریج کمی واقع ہو رہی تھی۔ اور عقاب اپنی منزل —— بحرِ سکون SEA OF TRANQUILLITY کی طرف بڑے سکون سے رواں دواں تھا۔ عقاب کے اترنے سے چند منٹ قبل اس کے کمپیوٹرز میں معمولی خرابی کے باعث اس کی سمت تبدیل ہو گئی اور عقاب نسلِ انسانی کی صدیوں پرانی خوابوں کے آبگینوں کو لق ودق چاند کی لامتناہی خاموشی میں دو عظیم انسانوں کو بھیانک منہ پھاڑے ایک عمیق غار کی طرف لے چلا۔ عین اس وقت خلا باز آرمسٹرانگ نے اس خرابی کا پتہ چلا لیا۔ اور خود کار مشینوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے جہاز کی کمانڈ خود سنبھال لی انہوں نے کمالِ فنی مہارت سے اس عظیم مشن کو ناکامی کے منہ سے نکال کر عقاب کا رُخ صحیح سمت میں موڑ دیا۔ ایک بجکر چھ منٹ پر عقاب کے آخری راکٹ ۱۲ منٹ تک جل اُٹھے اور راکٹوں کے جل جانے کے بعد —— یعنی ایک بجکر ۱۸ منٹ پر عقاب کی ٹانگیں آہستگی سے سطحِ قمر سے جا ٹکرائیں آرمسٹرانگ نے کہا "ہیلو! ہوسٹن۔ میں چاند کے بحرِ سکون سے مخاطب ہوں عقاب سطحِ قمر پر اُتر چکا ہے"

عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں

انسان تاریخ میں پہلی بار —— کائنات کی تاریخ میں پہلی بار زمین کی تمام ترندیوں کو توڑ کر ——

بسیط خلاؤں میں بے خطر سفر کے بعد ایک دوسرے سیارچہ پر قدم رکھ چکا تھا۔ انسانی عظمت و ترقی کا آفتاب ایک نئے افق پر ابھر چکا تھا۔ زندگی نے پہلے پہل زمین سے لاکھوں میل پرے ایک نیا جہان پا لیا تھا۔ چاند پر انسان کا یوں فخر سے اتر جانا واقعی ایک عظیم الشان کامیابی تھی۔ ایک ایسی فقید المثال فتح جسے دیکھکر کائنات کا ذرہ ذرہ انگشت بدنداں تھا۔

خلابازوں نے قمری گاڑی کے چاند پر اترتے ہی اس کے تمام کل پرزوں کی زبردست جانچ پڑتال شروع کر دی تاکہ اس بات کا اطمینان حاصل کر لیا جائے کہ کمانڈ ماڈیول سے علیحدگی اور چاند پر اترنے کے وقفے کے دوران اس کے آلات پر کوئی کاری ضرب نہیں آئی۔ اور کہ ASCENT STAGE کے تمام آلات چند گھنٹوں بعد شروع ہونے والی پرواز کے لئے ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ پروگرام کے مطابق خلابازوں کو سطح قمر پر اترنے کے کم از کم ۱۵ گھنٹے بعد تک قمری گاڑی ہی میں رہنا تھا۔ لیکن انہوں نے عقاب کی مشینوں کی کارکردگی کی اطلاعات زمینی مرکز کو فراہم کرتے ہوئے مشن کنٹرول سے اجازت لے لی کہ وہ مقررہ وقت سے پہلے ہی عقاب سے باہر نکل سطح قمر پر قدم رکھیں۔ خلابازوں نے یہ اجازت ملنے کے بعد اپنا خلائی لباس پہنا۔ لباس کو ضروری آلات سے لیس کیا اور چاند کی سطح پر نصب کئے جانے والے تین سائنسی آلات کا سامان تیار کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے خاص تھیلے اور تھیلیاں تیار کئے جن کے ذریعے علی الترتیب انہیں سطح قمر کو کھودنا اور مختلف النوع مٹی کے نمونے جمع کرنا تھے۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر خلاباز آرمسٹرانگ نے تاریخ کے عظیم ترین کارنامے کی طرف قدم مارا انہوں نے عقاب کا دروازہ کھولا اور عقاب کی ٹانگوں کے درمیان لگی سیڑھی پر احتیاط سے اپنا قدم رکھا۔ خلاباز آلڈرن سیڑھی سے اترنے میں ان کی مدد کر رہے تھے۔ ۹ سیڑھیاں طے کرنے کے بعد ــــ دنیا کے پہلے انسان نے ــــ انسانی تاریخ میں پہلی بار اپنا بایاں قدم چاند کی بھربھری سطح پر رکھا۔ اور یوں انسانی عظمت و رفعت کا ایک نیا چراغ روشن کر دیا جس کی لو کائنات کی لامحدود پہنائیوں میں بھڑک اٹھی۔ آرمسٹرانگ نے ۲۱ر جولائی کو ٹھیک صبح ۷ بجکر ۵۶ منٹ پر سطح قمر پہ قدم رکھا۔ انہوں نے اپنے ٹیلیویژن کیمرے کو چلا دیا تاکہ انسان لاکھوں میل پرے سے اپنی آنکھوں سے اس انقلاب آفرین مہم اور انسان کی عظیم ترین کامیابی کو دیکھ سکیں۔ جونہی آرمسٹرانگ کا قدم چاند کی سطح سے چھوا۔ دنیا بھر میں خلائی تسخیر کے اس شاندار اور بے مثال کارنامے پر مسرت و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آرمسٹرانگ نے چاند کی سطح کو کیا چھوا صدیوں کی گھٹن اور تنہائی کا جوا اتار پھینکا اور انسان اب کائنات کے ساتھ آنکھ ملانے کے قابل ہو گیا۔ پہلے زمینی انسان نے خلا کی وسعتوں میں تنہا ایک اجنبی سرزمین پر پہلا قدم رکھتے ہوئے کہا:۔

"ایک انسان کے لئے یہ معمولی سا قدم ہے مگر بنی نوع انسان کے لئے اس کی حیثیت ایک بہت بڑی چھلانگ کی ہے"

اپنے ان تاریخی فقرات کے بعد انہوں نے کہا۔
"چاند کی سطح بھربھرے کوئلے کی سی معلوم ہوتی ہے۔ اور میں اس سطح پر اپنے قدموں کے نشان دیکھ سکتا ہوں"۔
آرمسٹرانگ کے سطح قمر پر قدم رکھنے کے تقریباً ۲۰ منٹ بعد خلاباز آلڈرن عقاب سے نمودار ہوئے اور چاند پر قدم رکھتے ہی بے اختیار بولے:۔
"خوبصورت۔ خوبصورت۔ خوبصورت۔۔۔ یہ تنہائی کتنی دلنشین ہے۔۔۔!"
آرمسٹرانگ نے بیلچے کی مدد سے قشر قمر کا تھوڑا سا حصہ کھود کر پہلے اپنے لباس میں محفوظ کر لیا۔ تاکہ اگر کسی ہنگامی صورت حال کے مدنظر انہیں چاند پر چہل قدمی ملتوی کرنا پڑے تو وہ واپس زمین پر چاند کا کم از کم تھوڑا بہت نمونہ تو لے جائیں۔۔۔ اس کے بعد دونوں خلابازوں نے مل کر چاند کی مٹی کے بیشتر نمونے جمع کئے تاکہ زمین پر لیجا کر ان کا مطالعہ کیا جا سکے۔ انہوں نے عقاب کی ایک ٹانگ سے بندھی ہوئی ایک تختی کی نقاب کشائی کی جس پر دو زمینی نصف کرّے بنے ہوئے تھے۔ اور اس پر درج تھا۔
"جولائی ۱۹۶۹ عیسوی"
یہاں زمین سے پہلے پہل انسان نے چاند پر قدم رکھا۔ ہم یہاں نسل انسانی کے لئے امن کی خاطر آئے"
اس تختی پر اپالو۔۱۱ کے تین خلابازوں اور امریکی صدر رچرڈ نکسن کے دستخط تھے۔ اس کے بعد خلابازوں نے امریکی جھنڈا چاند کی سطح پر گاڑا۔
چاند کی فضا میں ہوا کی غیر موجودگی کے سبب یہ جھنڈا لہرا نہ سکا۔ انہوں نے وہاں دنیا کے تقریباً ۷۲ سربراہان مملکت کے عالمگیر امن و سلامتی کے پیغامات پر مشتمل ایک تختی بھی سطح قمر پر رکھ دی۔
ان کاموں کے بعد انہوں نے تین سائنسی تجربات کا سامان نصب کیا۔ پہلے تجربہ کا مقصد ایک زلزلہ پیما SEISMOMETER کی تنصیب تھا جس کے حساس آلات چاند کی اندرونی سطح میں پیدا ہونے والے زلزلوں کو ریکارڈ کر کے ریڈیائی رابطہ کے ذریعے زمینی مرکز کو ارسال کریں گے جہاں چاند کی اندرونی ساخت کا مطالعہ ان پیغامات کی روشنی میں کیا جا سکے گا۔
دوسرا تجربہ لیزر LASER کے آلات پر مشتمل تھا۔ ان آلات پر زمین سے لیزر کی شعاعیں مرکوز کی جائیں گی جو چاند کی سطح سے ٹکرا کر واپس زمین پر واقع اپنے منبع کی جانب لوٹ آئیں گی۔ اس تجربہ کے ذریعے یہ پتہ لگایا جا سکے گا۔ کہ چاند کا زمین سے انچوں کی حد تک صحیح صحیح فاصلہ کیا ہے۔
تیسرا تجربہ ایلومینیم کی ایک چادر کو سطح قمر پر چند گھنٹوں کے لئے بچھا دیا تھا تاکہ شمسی ہوا SOLAR WIND کے مشمولات اس چادر میں جذب ہو جائیں۔ خلابازوں نے چہل قدمی کے اختتام پر اس چادر کو لپیٹ کر دوبارہ عقاب میں بحفاظت رکھ دیا۔ تاکہ زمینی تجربہ گاہوں میں اس چادر میں جمع شدہ شمسی ہوا کے مشمولات پر تحقیق کی جا سکے
چہل قدمی کے دوران صدر رچرڈ نکسن نے قصر سفید میں بیٹھے ہوئے مشن کنٹرول کے ریڈیائی

رابطہ کی وساطت سے ٹیلیویژن پر خلا بازوں نے بات چیت کی۔ انہوں نے خلا بازوں کے اس عظیم کارنامے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے اس فقید المثال کارنامے کے باعث افلاک اب انسانی دنیا کا ایک حصہ بن گئے ہیں"

آرمسٹرانگ نے ان تمام جگہوں کی تصویریں لیں جہاں سے اس نے اور آلڈرن نے قمری مٹی اور چٹانوں کے نمونے لئے تھے اور یہ نمونے خاص تھیلوں میں مہر بند کرنے کے بعد ان پر شناخت کی خاطر ان نمونوں کی ارضیاتی کیفیت درج کی۔ عقاب کی سیڑھیوں سے اترنے۔ چہل قدمی اور سائنسی تجربات وغیرہ کی تنصیب کے دوران عقاب پر لگے ہوئے ٹیلیویژن اور آرمسٹرانگ کے ٹیلیویژن کے ذریعہ زمینی لوگوں نے تسخیر قمر کا پورا حال اپنی آنکھوں سے پردہ پر دیکھا۔ آرمسٹرانگ اور مشن کنٹرول کے درمیان ہونے والی بات چیت صدائے امریکہ (VOA) نے دنیا کے کونے کونے میں ریڈیو کے ذریعہ نشر کی۔ اور دنیا بھر کے لوگوں نے اپنے ہی جیسے انسانوں کو خلا کی بلندیوں میں انسانی تاریخ کا عظیم ترین کارنامہ کامیابی سے سرانجام دیتے ہوئے سُنا۔

سطح قمر پر دو گھنٹے چودہ منٹ کے مختصر قیام کے بعد خلا باز عقاب کی سیڑھیوں کے ذریعے دوبارہ اس کے اندر جا بیٹھے۔ انہوں نے عقاب میں داخل ہو کر اپنے خلائی لباس اور اس کے پیچیدہ آلات بھی اپنے جسم سے علیحدہ کر دیئے۔ انہوں نے قمری نمونوں کو احتیاط سے رکھا اور اس کے بعد کئی گھنٹے کے آرام کے لئے فارغ ہو گئے انہوں نے آرام کا یہ وقفہ عقاب کے اندر سطح قمر پر ہی گزارا۔ چند گھنٹے آرام کر لینے کے بعد انہوں نے عقاب کی جانچ پڑتال کی۔ تاکہ واپسی سفر کی کامیابی کا یقین کیا جا سکے۔

چاند پر تقریباً ۲۰ گھنٹہ قیام کر لینے کے بعد انہوں نے ASCENT STAGE کے دھماکہ خیز انجن چلا دیئے تاکہ وہ اپنے آپ کو سطح قمر سے ۶۰ میل کی بلندی پر لے جا کر کمانڈ ماڈیول COLUMBIA سے اتصال کر سکیں۔ ان انجنوں کی کارکردگی کامل رہی اور عقاب بتدریج بلند ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ۲ بجکر ۳۵ منٹ پر عقاب نے کامیابی کے ساتھ کولمبیا سے اتصال کر لیا۔ دونوں خلا بازوں نے قمری نمونوں اور ایلومینیم کی چادر کو کولمبیا میں لا ڈالا اور سرنگ کے ذریعہ کولمبیا میں عرصہ سے ان کے منتظر اپنے تیسرے ساتھی مائیکل سے آن ملے — وہ مائیکل کو دوبارہ صحیح سلامت پا کر خوش تھے اور اپنی کامیابی پر نازاں —!

اب عقاب کو کولمبیا سے علیحدہ کر دیا گیا تاکہ وہ غیر معیّنہ عرصے تک چاند کے مدار میں گھومتا رہے اس کے بعد اپالو۔۱۱ کے عملہ نے کولمبیا کو چاند کے مدار سے نکال کر دوبارہ زمین کے راستے پر ڈال دینے کے لئے کارروائی کا آغاز کیا۔

عقاب جو کولمبیا کے ساتھ زمین سے اڑا تھا چاند کے مدار میں اس سے علیحدہ ہو گیا۔ چاند کی سطح پر اس کا پہلا حصّہ رہ گیا جو خلا بازوں کے اس سفر کی داستان کا امین ہے اور عقاب کا دوسرا حصّہ اس سے علیحدہ ہو کر چاند کے مدار میں ہمیشہ گھومتے رہنے کے لئے داخل ہو گیا۔

جس طریق سے جہاز کو چاند کے مدار میں داخل

کیا گیا تھا تقریبًا اسی طریق پر اسے اس مدار سے باہر نکالنے کے لئے عمل کیا جاتا ہے۔ اب پرواز کا ایک مشکل مرحلہ سامنے آجاتا ہے۔ قمری مدار سے فرار کے لئے جہاز کے انجنوں کو ½۳ منٹ تک پوری طرح کام کرنا چاہیئے تاکہ وہ اس کی رفتار ۳۷۰۰ میل فی گھنٹہ سے بڑھا کر ۵۵۰۰ میل فی گھنٹہ کردیں۔ اور یوں قمری مدار سے باہر نکلا جاسکے یہ انجن اس وقت حرکت میں آئے جب جہاز چاند کی دوسری جانب تھا اور RADIO BLACKOUT کے باعث دنیا کے کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ ان لوگوں پر کیا گزر گئی ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ انجن اس مرحلہ پر کام کرنا بند کر دیتے تو خلابازوں کے لئے چاند کے مدار میں گھٹ کر مر جانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔ لیکن ۲۲ جولائی کو ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ان انجنوں نے مطلوبہ میعاد تک بطریق احسن کام کیا۔ اور خلاباز جب چاند کی پچھلی طرف سے مشن کنٹرول کی سکرین پر اُبھرے تو مواصلاتی سلسلہ دوبارہ قائم ہوچکا تھا۔ اب خلابازوں نے اپنے سفر کی منزلیں تیزی سے طے کرنی شروع کردی ہیں رات ۱۲ بجکر ۵۷ منٹ پر انہوں نے ۱۰ سیکنڈ کے لئے ایک راکٹ کو چلایا۔ جس نے ان کے جہاز کی سمت درست کردی۔ بعد میں انہوں نے ٹیلیویژن کے ذریعے چاند اور زمین کی تصویریں زمین کو ارسال کیں۔

چاند ــــ دلنشین چاند ــــ جس نے زمینی انسانوں کو صدیوں سے مسحور کر رکھا تھا۔ آہستہ آہستہ ایک بار پھر انسان سے دور ہٹتا چلا جا رہا تھا لیکن آج کی دوری اور صدیوں پرانے فاصلے میں بہت فرق تھا۔ یہ دور ہوتا چاند اب ہمیشہ کے لئے انسان کے اختیار میں آچکا تھا!

چاند کے مدار سے نکل کر تقریبًا تین روز کے سفر کے بعد خلاباز دوبارہ زمین کی بالائی فضا میں داخل ہوگئے۔ فضا میں داخل ہونے سے تھوڑی دیر قبل جہاز سے سروس ماڈیول کو علیحدہ کردیا گیا آٹھ روز قبل کیپ CAPE KENNEDY کینیڈی میں کھڑے سیٹرن راکٹ خلائی جہاز اور قمری گاڑی میں سے اب صرف کمانڈ ماڈیول ہی بچ رہا ہے۔ جو زمین پر واپس آرہا ہے یہ صرف ۱۱ فٹ لمبا ہے اور اس کا کل وزن ۱۳۰۰۰ پونڈ رہ گیا ہے، تیزی سے زمین کی طرف آتے ہوئے جہاز کا کند کونہ فضائی مزاحمت اور زبردست اسراع کے سبب سرخ انگارے کی طرح دہک رہا ہے۔ اور پھر سفید ہو جاتا ہے۔ اس وقت جہاز کا بیرونی درجہ حرارت ۵۰۰۰ F ڈگری تک پہنچ چکا ہے لیکن جہاز کے اندر تینوں خلاباز نارمل درجہ حرارت میں مزے سے بیٹھے بحرالکاہل میں اترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

تقریبًا ۲۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر دو پیراشوٹ کھلتی ہیں تاکہ وہ جہاز کی رفتار میں بتدریج کمی کرکے اس کے سمندر میں اُترنے کے زاویہ کو صحیح کرسکیں۔ جب جہاز زمین سے ۱۰٫۰۰۰ فٹ کی بلندی تک رہ جاتا ہے تو تین اور پیراشوٹ کھل کر اس کی رفتار میں اور کمی پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ جہاز کی رفتار کو ۱۷۵ میل فی گھنٹہ سے کم کرکے ۲۲ میل فی گھنٹہ کر دیتی ہیں۔

خلاء کے مسافر ــــ چاند کے فاتح ــــ

اب بحرالکاہل میں ہوائی جزیرہ سے ۰۰۰ میل کے فاصلہ پر اترنے کے منتظر ہیں۔ چنانچہ ۲۴ر جولائی کو رات ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر اپالو-۱۱ اپنے تین خلا بازوں اور قمری مٹی کے نمونوں سمیت بحرالکاہل میں اتر گیا۔

بحرالکاہل میں ان خلا بازوں کے اترنے کے مقام سے چند ہی میل کے فاصلہ پر امریکی بحریہ کا طیارہ بردار جہاز USS HORNET ان کو سمندر سے اٹھانے اور اپالو-۱۱- اور چاند کے نمونوں کو لادلے جانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ جونہی اپالو نے بحرالکاہل کے پانی کو چھوا۔ جہاز فوراً خلا بازوں کی مدد کیلئے روانہ ہوگیا۔ اس کے عرشہ سے اڑنے والے ایک ہیلی کوپٹر نے اپالو کی نشان دہی کی۔ ہیلی کوپٹر نے جہاز کا نشان پالینے کے بعد ایک غوطہ خور کو اتارا جس نے اتر کر سب سے پہلے ایک نہایت قوی جراثیم کش مادہ پورے جہاز کے اوپر چھڑک دیا۔ تاکہ اگر خلا باز اپنے ساتھ چاند سے کسی قسم کے جراثیم ساتھ لائے ہوں تو وہ ہلاک ہو جائیں۔ اس کے بعد اس نے تین خاص قسم کے لباس جہاز کے اندر پھینک دیئے۔ یہ لباس اس طور پر بنائے گئے ہیں کہ اگر خلا باز چاند سے کوئی جراثیم یا حیات کی کوئی ایسی شکل اپنے ہمراہ لائے ہوں جو زمینی زندگی کے لئے مہلک ثابت ہو تو اسے زمینی فضا میں بکھرنے سے بچایا جاسکے۔ یہ لباس پہنکر خلا باز یکے بعد دیگرے ہیلی کوپٹر میں سوار ہوئے جس نے انہیں طیارہ بردار جہاز میں پہنچا دیا۔ جہاں صدر نکسن بنفسِ نفیس ان کا استقبال کرنے کے لئے جہاز پر موجود تھے۔ خلائی جہاز کو بھی سمندر سے اٹھا کر طیارہ بردار جہاز پر پہنچا دیا۔ صدر نکسن نے خلا بازوں کو دوبارہ زمین پر صحیح سلامت واپس آجانے پر پُرجوش مبارکباد دی۔

تینوں خلا باز ایک خاص قسم کی کیبن QUARANTINE VAN میں سفر کر رہے تھے جو زمینی فضا کو قمری یا خلائی جراثیم سے پاک رکھنے کے لئے بنائی گئی ہے اسی لئے خلا باز صدر نکسن سے مصافحہ نہ کرسکے لیکن انہوں نے کیبن کے شیشوں میں سے صدر کے پیغام کا جواب دیا۔

خلا بازوں کو ۱۸ دن تک بند رکھا جائے گا اور ان کا مکمل طبّی معائنہ کیا جائے گا۔ تاکہ یہ یقین کرلیا جائے کہ وہ ہر آلائش سے پاک ہیں۔ ان تجربات کے بعد خلا باز ۱۱ اگست کو زمین پر واپسی کے بعد پہلی مرتبہ عام انسانوں کی طرح گھوم پھر سکیں گے۔ اپنی حوصلہ مند بیویوں سے ملاقات کرسکیں گے۔ اور اپنی فتح کے عظیم الشان عالمگیر جشنِ مسرت میں شرکت کرسکیں گے۔ اور لوگوں کو چاند کے دیس کی بہت سی دلچسپ کہانیاں سنائیں گے۔

چاند کی فتح انسان کی عظیم فنّی ترقی اور جرأت مندی و مہم جوئی کی علامت ہے۔ تسخیر قمر اور چاند کی مٹی کے نمونے سائنسدانوں کو چاند کے بارہ میں بیش بہا سائنسی معلومات مہیا کریں گے۔ اپالو-۱۱ کی پرواز نے آئندہ کی خلائی مہمات کے لئے کامیابی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ چنانچہ اسی سال نومبر میں اپالو-۱۲ اپنے تین خلا بازوں سمیت چاند پر اترے گا اور اس کے خلا باز سطح قمر پر چہل قدمی کے دوران مختلف سائنسی تجربات کریں گے وہ سطح قمر پر کم از کم ۵ گھنٹہ تک چہل قدمی کریں گے۔

اور ان کا مشن اپالو - ۱۱ سے بھی زیادہ پیچیدہ ہوگا اگلے دو تین برس تک چاند کی طرف پرواز بہت عام ہو جائے گی - چاند فلکیاتی تحقیق کے لئے ایک بہترین رصدگاہ ثابت ہو سکے گا - چنانچہ چاند پر سائنسی نوعیت کے آلات نصب کئے جائیں گے جن سے دور دراز ستاروں، کہکشاؤں اور نظام شمسی کے سیاروں اور سورج پر بہتر طور سے تحقیق کی جا سکے گی -

بین السیاراتی INTER PLANETARY سفر کے لئے بھی چاند بہت کارآمد ثابت ہوگا - جب یہ سفر عام ہو جائے گا تو چاند کی حیثیت ایک بڑی شاہراہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کی سی ہو جائے گی جہاں سے خلائی موٹریں "تازہ دم ہو کر اگلے سفر کے لئے روانہ ہو سکیں گی - بذاتِ خود چاند اور اس کی سطح سے کی جانیوالی سائنسی تحقیق کائنات کے بیشمار سربستہ رازوں کو نمایاں کریگی اور انسان کو بے شمار ایسے حقائق کا پتہ دے گی - جو اب سے پہلے اسے معلوم نہ تھے -

چاند نے انسان کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی کا دروازہ کھول دیا ہے - اپالو - ۱۱ اس شاہراہ کامیابی کا ایک سنگِ میل ہے اور دنیا کی تاریخ میں ان خلابازوں کے عظیم کارنامے لازوال بن کر رہ گئے ہیں -

اپالو - ۱۱ کی پرواز نے غالباً اور تو کوئی نقصان نہ پہنچایا ہو مگر اردو شاعری کا سوسالہ سرمایہ ضرور لٹ گیا - "محبوب چاند کا سا تھا" "محبوب کا چہرہ چاند کی طرح حسین تھا" ــــ قسم کی تشبیہات کا جواز ختم ہو گیا ہے - کیونکہ چاند اپنی بھربھری سطح اور عمیق غاروں سمیت انسانوں کی آنکھوں کے سامنے ہے اب چاند سے تشبیہہ حسن کی علامت نہیں بالکل بدصورتی کی نشانی ہے - شعراء اگر مناسب جانیں تو اپالو - ۱۲ میں چاند پر جا کر ماتم کر آئیں یا کچھ عرصہ کے لئے زہرہ، مریخ، نیپچون وغیرہ کا استعمال شروع کر دیں کیونکہ ان کا بھرم کھلنے میں ابھی کچھ دیر لگے گی :-

---

خدا سے فرد کا ذاتی تعلق

"اگر تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ - تو پھر تمہیں ذاتی نصرت بھی حاصل ہوگی اور طفیلی بھی - اس وقت تمہاری نصرت اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے - اسکی ذلّت سے سلسلہ کی ذلّت ہوگی - مگر حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد اس لئے بھی نصرت ہوگی - کہ اللہ تعالیٰ کہے گا - کہ اس کی ذلّت سے میری ذلّت ہوگی - اگر یہ بدنام ہؤا - تو چونکہ یہ میرا دوست ہے اس لئے مجھ پر الزام آئے گا - کہ مَیں نے دوست سے وفاداری نہیں کی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ۴/۳۸ مطبوعہ الفضل ۴/۳۸ ۱۳)

نہایت ہی مخلص نوجوانوں کی مجلس

ماریشس مشرقی افریقہ کے قریب ایک نہایت خوبصورت جزیرہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی جماعت بھی اس جزیرہ کی مانند اگرچہ چھوٹی ہے مگر اپنے خلوص اور دینی لگاؤ کے لحاظ سے نہایت حسین نقوش کی حامل ہے جماعت کے نوجوانوں کا اخلاص اور جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ ان نوجوانوں نے اپنی مسجد ماریشس کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل کرکے جنوں کی طرح رات دن کام کیا۔ اور لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ پھر ان نوجوانوں کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے قائد ایک نہایت ہی مستعد اور مخلص انسان ہیں جو مجلس مرکزیہ میں مہتمم اطفال رہ چکے ہیں۔ ان کی خدمات مجلس مرکزیہ میں ایک یادگار کے طور پر ہمیشہ قائم رہیں گی۔ ذیل میں مجلس ماریشس روز ہل کی سرگرمیوں کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال (یکم نومبر) سے ہی مجلس ماریشس باقاعدہ پروگرام کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ مجلس کی سرگرمیوں سے نوجوانوں میں ایک نیا جذبہ اور جوش پیدا ہو چکا ہے۔ علاوہ مجلسی سرگرمیوں اور پروگراموں کے رمضان المبارک جلسہ سالانہ (جنوری) یوم تبلیغ، جلسہ سیرۃ النبیؐ جلسہ ہائے مصلح موعودؓ و مسیح موعودؑ (فروری)۔ (مارچ) خلافت ڈے (اپریل) عیدالفطر اور عیدالبقر کے مواقع پر خدام الاحمدیہ کی سب شاخوں نے بڑے اخلاص اور تندہی سے کام کیا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تمام مجالس خدام الاحمدیہ ماریشس اپنے اپنے ماہانہ اجتماع باقاعدگی سے منعقد کر رہی ہیں۔ ۱۱- اور ۱۲ (وفا) جولائی کو ڈرائیورٹ کی مجلس کا اجتماع ہے۔ اس موقع پر اجتماعی وقار عمل۔ تبلیغ اور استقبالیہ کا پروگرام ہے۔ تربیتی پروگرام دو دن تک جاری رہے گا رات کو سب خدام مسجد میں ہی قیام کریں گے۔ اس طرح سارا وقت ذکر الٰہی۔ نماز تہجد اور درس تدریس میں گذرے گا۔

علاوہ ازیں مجلس کی فٹ بال ٹیم بھی نئے سرے سے زور شور سے تیاریاں کر رہی ہے دوسری کھیلوں میں بھی خدام دلچسپی لیتے ہیں۔ اور باقاعدگی سے کھیلی جاتی ہیں۔

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا رسالہ

"خالد" بھی تین سو کی تعداد میں شائع ہو کر سب گھرانوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ہر ہفتہ اور اتوار کے روز "قرآن نمائش" مختلف علاقوں میں منعقد ہو رہی ہے۔ ہر بار آٹھ دس خدام کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جو زائرین کی راہنمائی کے لئے ڈیوٹی پر موجود رہتے ہیں۔ ہر بار جب نمائش لگتی ہے تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ زائرین روحانی غذا کا سامان پاتے ہیں بعض دفعہ نمائش کے اجتماع میں سوال وجواب کا سلسلہ رات کے ساڑھے گیارہ بارہ بجے تک جاری رہتا ہے۔ نمائش کے سلسلہ میں خدام کو تیس عدد چارٹس بعنوان "امام وقت کی آمد" تیار کر کے بھی دیئے گئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ ماریشس بھی مکرم محمد اسحاق صاحب جواہر کی نگرانی میں خوب کام کر رہی ہے۔ اطفال کی رب برانچز ۱۰ اگست کے اجتماع کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ اجتماع کی تیاری اور استقبالیہ کے لئے ایک اجلاس ۲۷ جون کو منعقد ہوا۔ اپریل کے مہینہ میں اطفال نے پکنک منائی۔

گذشتہ ماہ مرکز سے مکرم قریشی محمد اسلم صاحب یہاں تشریف لائے۔ ان کے استقبال کے لئے خدام واطفال دو عدد بسیں کرائے پر لیکر شہر سے تیس میل دور ہوائی اڈے پر پہنچے ہوائی اڈے پر اور راستہ میں تمام خدام واطفال اور دوسرے احباب بڑے جوش وخروش سے "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" کے نعرے بلند کرتے رہے۔

دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت دے۔ اور زیادہ سے کام کی توفیق عطا فرمائے۔

(اسماعیل منیر۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس)

رپورٹ سہ روزہ تربیتی کلاس مجلس ڈرگ روڈ کراچی

شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کے تحت ایک تربیتی کلاس ۱۳ تا ۱۵۔ احسان (جون) ۱۳۴۸ھش منعقد ہوئی۔ جس کا افتتاح محترم عبدالشکور صاحب اسلم قائد مجلس نے کیا۔ (قائد صاحب ضلع تشریف نہ لاسکے) اس کلاس میں محترم عبدالمالک خانصاحب محترم محمد اجمل صاحب شاہد مربیان سلسلہ کے علاوہ وسیم احمد صاحب ناصر، مرزا محمد الیاس بیگ صاحب، رفاقت اللہ صاحب، ظفر احمد صاحب، عبداللطیف صاحب بقا و مرمحمد صدیق صاحب اور منظور احمد صاحب شاد نے تقاریر کیں۔ اس کلاس میں محترم ایم اسلم التیاز صاحب نے اقتباسات پیش کئے تقاریر کے بعد خدام کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ اس کلاس میں ۴۴ خدام اور ۲۷ اطفال (اطفال کی حاضری لازمی نہ تھی) شامل ہوئے۔ ۱۸ خدام اور ۲۔ اطفال نے بعد میں اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی کہ آئندہ بھی ایسی کلاسیں منعقد کی جائیں۔ یہ کلاس روزانہ بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ میں منعقد ہوتی رہی۔ (ناظم اشاعت مجلس ڈرگ روڈ۔ کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

سولھویں سالانہ تربیتی کلاس کی مختصر روداد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولھویں سالانہ تربیتی کلاس ربوہ میں ۱۱ سے ۲۵ وفا ۱۳۴۸ ہش تک جاری رہنے کے بعد بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ اس کلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ وفا کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نہایت قیمتی نصائح سے فرمایا۔ افتتاح سے قبل ۱۳۲ مجالس کے ۲۳۶ نمائندگان اس کلاس میں شرکت کی غرض سے ربوہ پہنچ چکے تھے نمائندگی کی آمد کا سلسلہ ۱۵ وفا تک جاری رہا۔ اس طرح مجموعی طور پر کل ۱۶۵ مجالس کی طرف سے ۳۵۰ خدام اور ۲۸ اطفال اس کلاس میں شامل ہوئے۔ ۳۵۰ خدام میں سے ۱۵ خدام ربوہ کے شامل ہوئے۔ اور ۳۳۵ خدام بیرونجات سے آئے جبکہ گذشتہ سال ۷۰ مجالس کی طرف سے ۱۷۰ نمائندگان شامل ہوئے تھے اور گذشتہ سے پیوستہ سال نمائندہ مجالس کی تعداد صرف ۳۴ تھی اور شامل ہونیوالے خدام کی تعداد ۱۰۱ تھی۔ اس اعتبار سے اس سال مجالس کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہے ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ کہ کم از کم ۱۰۰ مجالس کی نمائندگی ہونی چاہیئے مجالس کی نمائندگی کے لحاظ سے ضلع ساہیوال کی اوسط تعداد باقی سب اضلاع سے بہتر ہے۔ ضلع سرگودھا اور ضلع پشاور بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ پروگرام روز خدام کو نماز تہجد کے لئے بیدار کیا جاتا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی۔ نماز فجر کے بعد احادیث کا درس بھی ہوتا تھا۔ درس کے بعد خدام کو ایک تنظیم کے ساتھ پی۔ ٹی کروائی جاتی تھی۔

دوران کلاس مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے گئے۔ قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ کلام۔ قواعد عربی ان تمام اسباق کے نوٹس نصاب تربیتی کلاس کے نام سے چھپوا کر طلباء میں تقسیم کئے گئے تھے جس کے مطابق انہوں نے امتحان کی تیاری کی۔ صنعت و حرفت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اشیاء بنانی سکھائی گئیں۔

(۱) مچھر کا تیل (۲) وینشنگ کریم (۳) آم کا کوئیش

(۴) خوشبودار تیل (۵) صابن سازی۔

طلباء کو شہری دفاع اور ابتدائی طبی امداد کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اس کے علاوہ سول ڈیفنس کی ایک علیحدہ پانچ روزہ کلاس جامعہ احمدیہ کے ہال میں شروع کی گئی جس میں ۲۰ خدام نے تربیت حاصل کی۔ اس کلاس میں مندرجہ ذیل امور کی ٹریننگ دی گئی۔

۱۔ شہری دفاع

۲۔ ابتدائی طبی امداد

۳۔ صحت جسمانی

۴۔ وقارِ عمل

۲۵ ر وفا کو اس کلاس کے طلباء کا امتحان لیا گیا۔ جس میں ۱۴ طلباء کامیاب ہوئے۔ جنہیں خصوصی اسناد دی گئیں۔ کلاس کے دوران خدام نے تین دفعہ اجتماعی وقارِ عمل کئے۔ جو علی الترتیب ۱۹۔ ۲۱۔ اور ۲۵ ر وفا کو پرائمری سکول کے سامنے ہوئے۔ عمل اجتماعی میں طلباء نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔

ایک بار خدام کو اجتماعی طور پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ بھی لے جایا گیا۔ جہاں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی۔

روزانہ رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک تبلیغی پروگرام میں ۹ علماء سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے ٹیپ ریکارڈ بھی سنائے گئے۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام سے متعلق مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے سلائیڈز بھی دکھائیں۔

کلاس کے دوران جو نصاب پڑھا گیا۔

مورخہ ۲۴ ر وفا کو اس کا تحریری طور پر امتحان لیا گیا۔ کچھ خدام کے بعض مجبوریوں کے سبب واپس چلے جانے کی وجہ سے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کی تعداد اوسطاً ۳۰۰ رہی۔ جس میں سے ۱۸۹ طلباء کامیاب ہوئے اوسطاً نتیجہ ۶۷۰۵۰ فیصد رہا۔ جو سال گذشتہ کی نسبت زیادہ ہے

مجموعی طور پر سب پرچوں میں اوّل:۔

اول ۔ بدر الزمان صاحب زاہد کوئٹہ

دوم ۔ رفیق احمد طاہر ۔ سرگودھا

سوم ۔ محمد داؤد منیر ۔ ربوہ

انتظامی ڈھانچہ:۔

ناظم اعلیٰ ۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (مہتمم تربیت)

ناظم تربیتی کلاس ۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب (معتمد مرکزیہ)

اراکین مجلس انتظامیہ ۔ (۱) مکرم عطاء المجیب صاحب (مہتمم اطفال انچارج تدریس)

۲۔ مکرم محمد اسلم صاحب صابر (مہتمم تجنید۔ انچارج طعام)

۳۔ خاکسار محمد اسلم شاد۔ (مہتمم اشاعت و انچارج حاضری)

۴۔ مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح (انچارج نظم و ضبط)

۵۔ مکرم حمید احمد صاحب خالد انچارج رہائش۔

نائبین:۔ مکرم کریم الدین صاحب۔ مکرم مولوی روشن دین صاحب۔

مندرجہ ذیل اساتذہ کلاس کے دوران اپنا قیمتی وقت صرف کر کے بڑی محنت سے خدام کو مختلف مضامین پڑھاتے رہے۔

۱۔ مکرم فضل الٰہی صاحب بشیر۔
۲۔ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر۔
۳۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔
۴۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب
۵۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔
۶۔ مکرم صالح محمد خانصاحب
۷۔ مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر۔
۸۔ مکرم عبدالغفار صاحب۔
۹۔ مکرم محمد جلال صاحب شمس۔
۱۰۔ مکرم احسان الرحمٰن صاحب۔
۱۱۔ مکرم محمد احمد صاحب انور۔

مندرجہ ذیل مقررین نے شبینہ اجلاس میں تقاریر کیں۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔
محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔
مکرم مولوی نور احمد صاحب نسیم سیفی۔ نائب وکیل التبشیر۔
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ۔
مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے
مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل۔
مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ
مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا۔

اس کلاس کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۵ رو فا ساڑھے ۷ بجے ایوانِ محمود میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شروع ہوا۔

تلاوت قرآنِ پاک کے بعد محترم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب ناظم تربیتی کلاس نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور پھر طلباء سے خطاب فرمایا۔

آخر میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی طلباء کو چند نصائح فرمائیں اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسی شام آٹھ بجے تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا۔ جس طلباء کے علاوہ عملہ منتظمین۔ اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔

مہتمم اشاعت۔
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نتائج امتحانات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نتائج امتحانات سولہویں سالانہ تربیتی کلاس ۱۱ وفا تا ۲۵ وفا ۱۳۴۸ ہش

مجموعی طور پر سب پرچوں میں

اول:۔ بدر الزمان زاہد ۔ کوئٹہ

دوم۔ رفیق احمد طاہر۔ سرگودھا

سوم۔ محمد داؤد منیر۔ ربوہ

چہارم۔ عطاء الرحمن۔ گوجر خاں۔

پرچہ قرآن مجید میں۔

اول۔ جاوید الحسن جاوید۔ چک ۳۲ جنوبی

دوم۔ نعیم ضیاء جڑانوالہ

سوم۔ عبد الرحیم ظفر قمر آباد

پرچہ حدیث میں:۔

اول۔ رفیق احمد طاہر سرگودھا شہر

دوم۔ مرزا مبشر احمد۔ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا

پرچہ فقہ میں:۔

اول۔ (۱) خالق منیر علی پور

(۲) بدر الزمان کوئٹہ

دوم۔ بشیر انجم۔ ربوہ

پرچہ کلام میں:۔

اول۔ جاوید الحسن جاوید۔ چک ۳۲ جنوبی

دوم۔ محمد انور عارف۔ سرگودھا شہر

پرچہ ردّ عیسائیت میں:۔

اول۔ بدر الزمان زاہد۔ کوئٹہ

دوم۔ بشارت الرحمن۔ لائلپور

پرچہ قواعد عربی میں:۔

اول:۔ (۱) ادریس احمد۔ پیراں غائب ملتان

(۲) محمد داؤد منیر ربوہ

(۳) محمد انور عارف سرگودھا

دوم۔ (۱) مہدی خاں چک ۸۱ جنوبی سرگودھا

(۲) محبوب الٰہی۔ کوٹ مومن

پرچہ دینی معلومات میں۔

اول:۔ محمد صدیق پرویز۔ کھرڑیانوالہ لائلپور

دوم۔ محمد داؤد منیر ربوہ

پرچہ صنعت و حرفت میں:۔

اول۔ ناصر احمد چک ۵/۳-ل جھنگ

دوم۔ (۱) جاوید الحسن جاوید چک ۳۲ جنوبی

(۲) محمد انور عارف۔ سرگودھا شہر

پرچہ شہری دفاع میں:۔

اول۔ طارق محمود۔ سرگودھا چھاؤنی

دوم۔ اعجاز احمد چوہدری۔ رلیو کے ضلع سیالکوٹ

سپیشل کلاس (سول ڈیفنس) میں:۔

اول۔ طارق محمود۔ سرگودھا چھاؤنی

دوم۔ شمس الدین التمش۔ ڈرگ روڈ کراچی۔

اطفال الاحمدیہ کے خصوصی انعامات

پرچہ جات میں نمایاں کارکردگی کے لحاظ سے۔

اول محمد انور عارف سرگودھا۔ دوم ناصر احمد لاہور چھاؤنی

سوم۔ محمد نذیر۔ ہجکہ۔

پرچہ جات میں سپیشل انعامات حاصل کرنیوالے خدام

شمس الدین التمش کراچی ردّ عیسائیت
پرویز احمد " "
محمد فاضل خوشاب حدیث
محمد عاصم حلیم ٹھٹھہ سندرانہ "
عبدالکریم خالد ربوہ فقہ
جاوید اقبال چندر کے منگولے قواعد عربی
مشتاق احمد بھٹی - "
حافظ مبارک علی چنیوٹ کلام
سلیم اللہ حیدرآباد شہری دفاع
ملک خالد محمود - قرآن مجید

سپیشل انعامات برائے اطفال

جاوید ترمذی۔ راولپنڈی
قاسم الدین چک ۴۹۷ جھنگ
نفیس الرحمٰن۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
مظفر احمد۔ سرشمیر روڈ۔ لائلپور
بشارت احمد۔ یکّا نسوآنہ
ریاض احمد چک نمبر ۲۸۵ ساہیوال
محمد اکرم چک نمبر ۴۹ گھسیٹ پور
شاہد احمد احمد نگر جھنگ
نور احمد خاں جاوید یکّا نسوآنہ

مقابلہ تلاوت قرآن کریم۔

اوّل۔ ذوالفقار احمد۔
دوم۔ جاوید اقبال
سوم۔ مبارک احمد شاد
سپیشل انعام۔ بشارت احمد۔

مقابلہ نظم خوانی:۔

اوّل۔ مبارک ندیم
دوم۔ مبارک احمد شاد
سوم۔ بشارت احمد (طفل)

انعامات حوصلہ افزائی:۔
محمد شفیع۔ محمد صادق۔ عبدالحمید۔
جرار عالم بنگالی۔

مقابلہ تقریر:۔

اوّل۔ عبدالکریم خالد ربوہ
دوم۔ رفیق احمد طاہر سرگودھا
سوم۔ محمد داؤد منیر ربوہ
" ۔ حبیب اللہ طارق گجرات

اطفال الاحمدیہ کے خصوصی انعامات

مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کے لحاظ سے۔
اوّل۔ شاہد احمد احمد نگر
دوم۔ قاسم الدین چک نمبر ۴۹۷ جھنگ
نمازوں کی حاضری میں اوّل۔ محمد لطیف سائق حرب ۲ معہ سات خدام
مجموعی طور پر حاضری میں اوّل۔ غفور احمد سائق حرب ۵ معہ نو خدام
حسن کارکردگی میں اوّل۔ خلیل احمد سائق حرب ۱۸
" " دوم۔ عبدالرشید " " ۲۰
" " سوم۔ مبشر احمد " " ۲۳

لئیق احمد طاہر
(نائب امام مسجد لندن)

لُولُوئے عَمّاں

لعلِ بدخشاں

ایک دن میں نے دور بہت دور سے ایک آواز سُنی ۔ کتنی دوری اور گہرائی سے یہ آواز میرے کانوں کے پردوں سے ٹکرائی ہے؟ ۔ میں اس خیال میں غلطاں و پیچاں بلندیوں ۔ پہنائیوں اور گہرائیوں کو ماپنے لگا ۔ آواز پُرشوکت اور دلربا تھی ۔ میں نے اس آواز کا تعاقب کیا ۔ میرے خیالات کی پرواز ماضی کے پردوں کو چیرتی ہوئی بہت دور نکل گئی ۔ لگن ایسی تھی ۔ کہ یہ تسلسل توڑنا میرے اختیار میں نہ تھا ۔ خیالات کی دُنیا میں میں نے چودہ سو سالوں کی مسافت طے کی ۔ اور ایک جانِ جاناں کو میں نے مدینۃ النبوی میں کھڑے دیکھا کون و مکان کی علّت غائی ۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا نقطۂ منتہیٰ ایک محبوب و مرغوب روحِ رواں میرے سامنے تھی ۔ میں نے دیکھا کہ میرے محبوب نے لب کشائی کی ۔ اور اس کے انتہائی حسین ہونٹوں سے ایسے پھول اور کلیاں جھڑنے لگیں ۔ جن کے حسن و خوبی کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی ۔ ایک ایک حرف دل کے پردوں سے ٹکرایا ۔ آنکھیں وارفتگی کے عالم میں اسے دیکھنے لگیں کان اس جانِ جاناں کی طرف متوجہ ہوئے ۔ اور یہ آواز سنائی دی :۔

"وہ میرے بعد آنیوالا ہے ۔ بہت سربلند اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسکی قدم بوسی کرینگے ۔ دنیا جہاں کی دولت اس کے ہاتھوں لُٹے گی مگر کوئی لینے والا نہ ہوگا !"

بہت معنی خیز اور پُر اسرار ہے یہ بات بھی !
۔ دولت لُٹے اور لینے والے کوئی نہ ہوں! ۔
میں نے دوبارہ جستجو کی اور اُلٹے پاؤں خیالات کی دنیا میں ہی چودہ سو سال کا سفر اختیار کیا ۔ میرے شعور نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس عالم آب و گِل کا چکر کاٹوں اور دیکھوں کہ وہ کون ایسا دیوانہ ہے جس کے سامنے "دولت لُٹے اور وہ اسے ردّ کر دے" ایک ایک خطّۂ ارضی کو دیکھا اور معلوم ہُوا کہ دنیا کی حرص و آز میں ہر شخص مبتلا ہے ایسی جگہ ایک بھی تو نہیں جہاں دولت لُٹ رہی ہو اور لینے والے ہزاروں نہیں لاکھوں نہ ہوں ۔

میرے خیالات نے مجھے اتنا پریشان کیا کہ اب مزید سوچ و بچار کی طاقت نہ تھی ۔ جب بے حال ہو گیا ۔ تو میرے خیالات کی دُنیا کو ایک آیت کریمہ نے جھنجوڑ کے

رکھ دیا۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ۔ دنیوی
مال و دولت تو عبث ہیں۔ اسکی تو کچھ حیثیت ہی نہیں
اٹھو اور پھر جستجو کرو ـــ میرے خیالات جو منتشر
ہو رہے تھے انہیں پھر سے مجتمع کیا۔ اور پرواز پھر سے
شروع کی۔ ایک گمنام سی بستی کے پاس سے گذرا اور
دیکھا کہ لعل اور زمرد اور الماس اور موتی اور قسم قسم
کے ہیرے جواہرات ڈھیروں پڑے ہیں ـــ اور
لینے والا کوئی نہیں ـــ کسی نے کہا یہ دارالمسیح ہے
قادیان کی مقدس بستی ہے ـــ میں کچھ اور قریب ہوا۔
اور دیکھا کہ ایک پُرجمال و پُرجلال اور پُرشکوہ ہستی
یہ ہیرے اور موتی بانٹنا چاہتی ہے مگر لوگ ہچکچاتے
ہیں۔ اور پھر وہ قاسم یہ بھی کہتا ہے ـــ یہ دولت
لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔
تم لے جاؤ۔ اور بے دام لے جاؤ۔ مجھے تو دام میرے
باری نے دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔

مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ
اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور پھر یہ آواز آئی ـــ

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

یہ وہ دولت ہے جو سیّدی و مولائی حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ۸۵ سے زائد کتب
میں مفت بانٹی ہے۔ مگر وائے قسمت! لینے والے
اب بھی بہت کم ہیں۔

بارِ الٰہا۔ توجہ کیجئے اور یقین جانیے کہ سلطان القلم
کے قلم سحر بیان سے نکلے ہوئے موتی "لؤلوئے عمّان"
اور "لعلِ بدخشاں" سے بہت بڑھ کر ہیں ـــ
آئیے ذرا اپنا جائزہ لیں۔ کہ جس سے
محبت کا دم بھرتے ہیں کیا اس کے ملفوظات
اور تحریرات ہمارے لئے فی الواقع کوئی حیثیت
رکھتے ہیں یا نہیں۔ ایسا تو ممکن نہیں کہ ؏

دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

★ کیا آپ نے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا کم از کم ایک بار مطالعہ کیا ہے؟

★ کیا آپ کو علم ہے کہ یہ آبِ حیات ہے جس کے ذریعہ صدیوں کے مُردے نئی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

★ کیا آپ کو معلوم ہے کہ قرآن مجید کا نور ان کتب میں سمویا گیا ہے۔

★ کیا آپ جانتے ہیں کہ اسلام کی حسین تصویر کا علم انہی کتب سے ہوتا ہے۔

★ کیا آپ باخبر ہیں کہ سیّدی مکّی و مدنی کا دلکش حسن ان کتب سے ظاہر ہوتا ہے۔

★ کیا آپ کو علم ہے کہ تعلیم و تربیت کے لئے یہ کتب ایک زبردست خزانہ ہے۔

...... تو پھر ہچکچاہٹ کیسی ہے۔ یہ تو فردوس
بریں ہے۔ دولت حاصل کرنے کا دروازہ کھلا ہے
جلد آئیے کہ سودا سستا ہے ـــ ابھی سے اپنے
دامن میں سمیٹ لیجئے کہ بعد میں حسرت نہ رہے۔

"ہفتہ اشاعت" میں نمایاں کام کرنے والی مجالس

مورخہ ۱۱؍ وفا (جولائی) کے اخبار الفضل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۱۳؍ وفا سے ۲۰؍ وفا تک "ہفتہ اشاعت" منانے کا اعلان ہوا تھا۔ نیز اس کی اطلاع بذریعہ سرکلر بھی مجالس کو بھجوائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں جن مجالس نے نمایاں طور پر کام کیا اور ہفتہ اشاعت کی رپورٹ بھجوائی ہے وہ ہمارے خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مجالس اور ان کے اراکین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے:

(مہتمم اشاعت)

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر۔

دوران ہفتہ -/۲۲۴ روپے جمع کروائے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

بقایا رقم اشتہارات	-/۳۹
سابقہ خریداران خالد سے چندہ کی وصولی	-/۱۱۴
خالد کا ایک نیا خریدار بنایا۔	-/۶
تشحیذ کے ۱۱ نئے خریدار بنائے۔	-/۵۵
سابقہ خریداران سے چندہ کی وصولی۔	-/۱۰
میزان	-/۲۲۴

نیز ایک اشتہار خالد کے لئے دیا گیا۔ یہ ماشاء اللہ عمدہ کوشش ہے۔

۲۔ قیادت ضلع لاہور۔

دو اشتہارات حاصل کر کے دیئے۔ اور مزید اشتہارات حاصل کر کے دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ۔

اشتہارات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ قبل ازیں اشتہارات اور توسیع اشاعت کے لئے مجلس ڈرگ روڈ بہت اچھا کام کر چکی ہے اور مجلس کے تحت ہر گھرانے میں خالد اور تشحیذ جا رہا ہے۔ پھر بھی پانچ خالد اور ایک تشحیذ کا اضافہ کیا گیا۔

۴۔ قیادت ضلع ملتان۔

خالد اور تشحیذ کے لئے اشتہارات حاصل کرنے اور خریداری بڑھانے کے سلسلہ میں کوشش کی گئی۔ نیز ضلع کی جن مجالس میں کوئی خالد یا تشحیذ کا ایک پرچہ بھی نہیں جاتا ان کو بھی توجہ دلائی گئی۔ اعداد و شمار سے ابھی مطلع نہیں کیا۔

۵۔ قیادت ضلع ساہیوال۔

خریداری میں اضافہ کے لئے کوشش کی گئی۔ اعداد و شمار سے ابھی مطلع نہیں کیا۔

۶۔ مجلس نوشہرہ چھاؤنی۔

خالد اور تشحیذ کا ایک ایک خریدار بنایا گیا۔

۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور۔

پچاس رسالہ جات خالد اور تشحیذ جاری کروائے گئے۔ یہ ماشاء اللہ عمدہ کوشش ہے۔

۸۔ مجلس خدام الاحمدیہ پشاور۔

خریداری میں اضافہ کے لئے کوشش کی گئی اعداد و شمار سے ابھی مطلع نہیں کیا۔

۹۔ قیادت ضلع بہاولپور۔

تیرہ ۱۳ خالد اور ۸ تشحیذ نے جاری کروائے۔

۱۰۔ قیادت ضلع سرگودھا

خالد ۶ اور تشحیذ ۴ نئے جاری کروائے اور تین اشتہار لیکر دیئے۔

۱۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہارون آباد۔

۶ خالد اور ایک تشحیذ جاری کروایا۔

۱۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر۔

ایک اشتہار لیکر دیا اور دو دو خریدار خالد اور تشحیذ کے بنائے۔

نوٹ:۔ ہفتہ اشاعت سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اور لاہور اپنے اپنے ہاں عشرہ اشاعت اور ہفتہ اشاعت کا اہتمام کر چکی ہیں۔ اور ان میں ان مجالس نے نمایاں کام کیا تھا۔

خالد اور تشحیذ کے خریداران کو یاددہانی

رسالہ خالد اور تشحیذ کے بہت سے خریداران کے ذمہ رسالہ کا چندہ بقایا ہے اسلئے انکی خدمت میں شعبہ اشاعت کی طرف سے چندہ بھجوانے کی یاددہانی کروائی جا رہی ہے۔ میری تمام ایسے خریداروں سے درخواست ہے کہ جن کو شعبہ کی طرف سے یاددہانی کروائی جائے۔ وہ جلد از جلد اپنا چندہ خریداری مہتمم صاحب مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر رسالہ کی اعانت فرمائیں۔ یا وی۔پی (V.P.) منگوالیں۔ جواب نہ آنے کی صورت میں ایک ماہ انتظار کے بعد رسالہ بند کر دیا جائیگا

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فیئٹ ٹریکٹر

مشہور عالمی فیئٹ ٹریکٹر ۴۵ - ۶۵ ہارس پاور۔ جو کہ تمام زرعی ضروریات کے لئے بہترین کارکردگی کا حامل ہے۔ ارزاں نرخ پر معہ دیگر آلات کشاورزی اور جملہ پرزہ جات حاضر سٹاک میں ہر وقت مل سکتا ہے

ڈیلرز:۔ ظفریاب ٹریڈرز ریلوے روڈ۔ سرگودھا

گھریلو فٹنگ

بجلی کا سامان خریدتے وقت

آر۔ سی۔ آئی۔ (R. C. I.)

کا ٹریڈ مارک ضرور دیکھیئے۔

یہ آپکا اپنا قومی ادارہ ہے۔

(چوہدری) منور احمد مینجنگ پروپرائٹر روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز سرگودھا ۱۸

سرگودہا سے ملتان کیلئے واحد سروس

دی نیو راجپوت بس اینڈ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ سرگودہا

سرگودھا سے ملتان اور اس کے علاوہ میانوالی۔ کلورکوٹ ڈھوکری اور لائلپور میانوالی کے لئے ہمیشہ "دی نیو راجپوت ٹرانسپورٹس کی آرام دہ اور وقت کی پابند بسوں کو یاد رکھیں۔ نیو راجپوت ٹرانسپورٹ کو آپ خدمت، مستعدی اور اعلیٰ اخلاق میں ہمیشہ اعلیٰ معیار کا پائیں گے:

دی راجپوت بس اینڈ ٹرانسپورٹ کمپنی
گروپ بی۔ ۲ لمیٹڈ
سرگودھا

محمد اختر
جنرل منیجر دی نیو راجپوت بس اینڈ
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ۔ سرگودھا

ہر قسم کے کاغذ اور گتہ کیلئے
Digitized By Khilafat Library Rabwah
"پیپر کارنر"
فون نمبر دکان ۶۴۵۲۳
فون نمبر دکان ۵۳۱۱۲
گنپت روڈ ۔ لاہور
اعلیٰ کوالٹی بازار سے بارعایت
رہائشی فون
ملک محمد حنیف ۶۲۵۱۸
ملک عبداللطیف سنکوہی ۶۲۵۱۶

Regd. No. L5830

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.